ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ
جلد ۵
شمارہ ۱۳

احادیث نبویہ میں
قادیانیوں کی شاطرانہ چالیں

فرانسیسی ڈاکٹر کے قبول اسلام کا ایمان افروز واقعہ

جیسی حکومت ویسے عوام
دشمنان رسولؐ کی نفسیات

بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس لندن کے مطالبات اور قرار دادیں

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ —— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳ ، پاکستان - فون —— ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

جلد نمبر ۵	۲۸ ذی الحجہ تا ۴ محرم ۱۴۰۷ھ ۵ ستمبر تا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۶ء	شمارہ نمبر ۱۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۴۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز ــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــــ ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا ــــ ۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا ــــ ۳۷۵ روپے
سنگاپور ــــ ۳۷۵ روپے
جاپان ــــ ۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ ــــ ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا ــــ روپے
خلیجی ممالک ــــ روپے

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف
گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھکڑ امام کوٹ ــــ حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
ربوہ ــــ شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی ــــ عبدالخالق علوی
پشاور ــــ مولانا نورالحق نور
لاہور ــــ طاہر رزاق
مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ، ننکانہ ــــ محمد متین خالد
ملتان ــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــ چوہدری محمد طفیل

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ ــــ
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ
بارباڈوس ــــ اسماعیل قاضی
کینیڈا ــــ آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا
برطانیہ ــــ محمد اقبال
اسپین ــــ واجد حبیب الرحمان
ڈنمارک ــــ محمد ادریس
ناروے ــــ غلام رسول
افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی
ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا ــــ طابع: کلیم الحسن نقوی ــــ مطبع: انجمن پریس ــــ مقام اشاعت: ۲۰/ اے سارہ سینٹر ایم اے جناح روڈ کراچی

بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس لندن کے
مطالبات اور قراردادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری سالانہ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۲۷ جولائی ۸۶ء بمقام ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں عالمی مجلس کے سربراہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور مولانا سید ارشد مدنی صاحب کی زیر صدارت منظور کی جانے والی

مطالبات و قراردادیں

۱۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری سالانہ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے بارے میں عالم اسلام کے متفقہ فیصلے اور بیشتر مسلم ممالک کی حکومتوں کی طرف سے اس فیصلہ کے آئینی و قانونی اظہار کے باوجود قادیانیوں کی طرف سے خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور اسلام کے نام اور شعائر کے مسلسل استعمال کے ذریعہ اشتباہ اور دھوکہ کی فضا قائم رکھنے کے طرز عمل کو انتہائی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی قرار دیتا ہے اور عالم اسلام کے راہنماؤں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کے دینی تشخص پر قادیانیوں کے کھلا حملے اور ہٹ دھرمی کے سدباب کے لیے مشترکہ حکمت عملی طے کریں۔ یہ اجتماع قادیانی گروہ کو خبردار کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر اس کی سرگرمیوں کا دنیا کے ہر کونے میں تعاقب کیا جائے گا اور اسے خود کو مسلمان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ اجتماع قادیانیوں کو کھلے دل سے دعوت دیتا ہے کہ وہ مذہب قادیانیت سے توبہ کر کے عالم اسلام کے اجتماعی عقائد کی طرف رجوع کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے وجود کا حصہ بن جائیں اور اگر یہ بات انہیں منظور نہ ہو تو ملت اسلامیہ کے متفقہ فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے ایک الگ غیر مسلم امت کی حیثیت کو قبول کر لیں ورنہ مسلمانوں کے دینی تشخص کو مجروح کرنے کا غیر اصولی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی طرز عمل قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کے اضطراب اور اشتعال میں مسلسل اضافہ کا باعث بنا رہے گا۔ جس کے نتائج کی ذمہ داری قادیانی گروہ کے ان ناعاقبت اندیش راہنماؤں پر ہوگی جو اپنی ضد، ہٹ دھرمی کے لیے پوری قادیانی جماعت کے مستقبل کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

۲۔ یہ اجتماع مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی جدوجہد اور موقف کی مکمل حمایت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے:

- مولانا محمد اسلم قریشی کی بلا تاخیر بازیابی کا اہتمام کیا جائے اور مولانا اسلم قریشی کے قانونی ورثہ کے مطالبہ کے مطابق مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کر کے اسلم قریشی اغوا کیس میں شامل تفتیش کیا جائے۔
- قادیانیوں کے خلاف اسلام سرگرمیوں کی روک تھام کے صدارتی آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔
- فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے اور قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کے لیے کلیدی آسامیوں کو قانوناً ممنوع قرار دے کر باقی ملازمتوں میں ان کا کوٹہ آبادی کے تناسب سے مقرر کیا جائے۔
- اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔
- اسرائیل کے ساتھ قادیانیوں کے روابط کی باقاعدہ تحقیقات کر کے حقائق کو منظر عام پر لایا جائے۔

یہ اجتماع کراچی میں خود کو مسلمان ظاہر کر کے لندن کا سفر کرنے والے تیس قادیانیوں کی گرفتاری کا خیر مقدم کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ لندن آنے والے تمام قادیانیوں کے کاغذات چیک کر کے خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانیوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔

۳۔ یہ اجتماع سینیٹ آف پاکستان اور قومی اسمبلی کے ارکان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے قیام کے بنیادی مقصد کی تکمیل کرتے ہوئے علماء کے پیش کردہ "شریعت بل" کو متفقہ طور پر منظور کر کے نفاذ اسلام کے مقدس مشن کے ساتھ عملی وابستگی کا اظہار کریں۔ نیز یہ اجتماع شریعت بل کی منظوری اور نظام شریعت کے نفاذ کے لیے پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں اور جماعتوں پر مشتمل "متحدہ شریعت محاذ" کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے محاذ کے موقف اور جدوجہد کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

۴۔ یہ اجتماع افغانستان میں روس کی مسلح فوج کشی اور افغان عوام کے مسلسل قتل عام کی شدید مذمت کرتے ہوئے روسی حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عالمی رائے عامہ اور افغان عوام کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے افغانستان سے اپنی افواج کی غیر مشروط اور فوری واپسی کا اعلان کریں تاکہ افغان عوام آزادانہ مرضی کے ساتھ اپنی حکومت قائم کر سکیں۔

یہ اجتماع افغان حریت پسندوں کی دلیرانہ جنگ آزادی کو شرعاً جہاد قرار دیتے ہوئے اس کی مکمل حمایت کرتا ہے اور امریکہ اور روس کی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسئلہ افغانستان کو اپنے اپنے مفادات کے ساتھ وابستہ کر لینے کی بجائے افغان مجاہدین اور عوام کے بہتر مفاد کی بنیاد پر اس مسئلہ کے حل کا راستہ چھوڑ دیں۔ یہ اجتماع واضح کر دینا چاہتا ہے کہ افغان مجاہدین اور عوام کو پوری طرح اعتماد میں لیے بغیر طے کیے جانے والا کوئی فارمولا افغانستان کے غیور عوام کے ساتھ ساتھ پورے عالم اسلام کے لیے بھی قابل قبول نہیں ہوگا۔ یہ اجتماع عالم اسلام کے تمام ممالک اور اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ افغان مجاہدین کے جہاد حریت میں مکمل مالی، اخلاقی، عسکری اور سیاسی معاونت کر کے اس سلسلہ میں اپنی ملی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

یہ اجتماع حکومت برطانیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ دنیا بھر کے تمام مسلم علماء قادیانیو

کو ایک نئے مدعی نبوت کا پیروکار ہونے کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے تمام مسلمان ایک نئی اور غیر مسلم اقلیت قرار دے چکے ہیں اور بیشتر مسلم حکومتیں اس اجتماعی فیصلہ کو آئینی اور قانونی حیثیت دے چکی ہیں۔ حکومت برطانیہ عالم اسلام کے متفقہ فیصلے کا احترام کرتے ہوئے قادیانی گروہ کو ملت اسلامیہ سے الگ ایک جدا مذہب کے پیروکار تسلیم کرے اور مسلمانوں کے مخصوص معاملات اور حقوق میں قادیانیوں کی شرکت کو ممنوع قرار دے ملت اسلامیہ کو مطمئن کرے۔

یہ اجتماع عراق ایران جنگ مسلسل جاری رہنے کو عالم اسلام کے لیے انتہائی نقصان دہ اور اذیت ناک قرار دیتے ہوئے اس امر پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ عالم اسلام اور تیسری دنیا کے راہنماؤں کی مسلسل کاوشوں کے باوجود ایرانی حکومت جنگ بندی کو قبول کرنے کے لیے ابھی تک تیار نہیں ہے جس سے خلیج کا علاقہ بلکہ پوری دنیا کا امن مستقل خطرہ سے دوچار ہو گیا ہے۔ یہ اجتماع اس کربناک جنگ کے دونوں فریقوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جنگ بندی اور مصالحت کے لیے اسلامی سربراہ کانفرنس کی کوششوں کے ساتھ تعاون کر کے علاقہ کے امن کو درپیش خطرات کے ازالہ کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ نیز یہ اجتماع لبنان میں شیعہ سنی تصادم پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فریقین سے اپیل کرتا ہے کہ عالم اسلام کے اتحاد کے وسیع تر مفاد کے لیے یہ سلسلہ بند کر دیں۔ یہ اجتماع صیہونیت کے تسلط سے بیت المقدس اور فلسطین کی آزادی کے لیے فلسطینی حریت پسندوں کی جدوجہد اور عالم اسلام کے موقف کی مکمل حمایت کرتا ہے اور یہودیوں کی مسلسل پشت پناہی اور لیبیا اور دیگر عرب ممالک کے خلاف امریکہ کے اقدامات کی شدید مذمت کرتے ہوئے عالمی رائے عامہ کے لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسرائیل اور اس کی پشت پناہوں پر بیت المقدس اور فلسطین کی آزادی کے لیے موثر دباؤ ڈالیں۔

یہ اجتماع برطانیہ میں کشمیر کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی مکمل حمایت کرتا ہے اور اس مسئلے کے تمام فریقوں سے اپیل کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کے آزادانہ حق خود ارادیت کی بنیاد پر مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کیا جائے تاکہ برصغیر میں مسلسل اور روز افزوں کشیدگی کا خاتمہ ہو سکے۔ اور کشمیری عوام آزادانہ طور پر اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں۔

یہ اجتماع بھارت میں مسلسل مسلم کش فسادات پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت بھارت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارتی مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کے تحفظ کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ نیز یہ اجتماع اریٹیریا، فلپائن اور دیگر علاقوں کی مسلم اقلیتوں کے خلاف ہونے والے مظالم پر احتجاج کرتے ہوئے عالمی رائے عامہ کے لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ متعلقہ حکومتوں پر ان مظالم کی روک تھام اور مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کے تحفظ کے لیے موثر دباؤ ڈالا جائے۔

یہ اجتماع قادیانی فتنہ اور اس کی سازشوں کی نقاب کشائی کے سلسلے میں رابطہ عالم اسلامی، موتمر عالم اسلامی الجامعۃ الازھر اور دیگر عالمی اداروں کی مساعی پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے تمام اداروں، طبقات اور افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس مقدس مشن میں ان کا تعاون بدستور حاصل رہے گا۔

یہ اجتماع ان اطلاعات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ رسوائے زمانہ قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو جسے عالم اسلام پر مسلط کرنے کے لیے ایک سازش کے تحت نوبل انعام سے نوازا گیا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں سائنسی مرکز کے قیام کے لیے بعض مسلم ممالک بالخصوص کویت کی طرف سے کروڑوں روپے کی امداد فراہم کی جا رہی ہے اور اردن اور مراکش کے فرمانرواؤں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنی مشاورت کے لیے منتخب کیا ہے۔

کانفرنس کی رائے میں کسی قادیانی کی سربراہی میں قائم ہونے والا کوئی ادارہ مسلمانوں کے مفاد میں کام کرنے کی بجائے عالمی سامراجی سازشوں کا اڈہ ثابت ہو گا۔ اس لیے مسلم ممالک بالخصوص کویت، مراکش اور اردن کے فرمانرواؤں سے یہ اجتماع درخواست کرتا ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالسلام کے نام نہاد سائنسی مرکز کی معاونت کے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔

یہ اجتماع قادیانی فتنہ کی نقاب کشائی کے سلسلے میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد اور رابطہ عالم اسلامی کی مساعی پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ امام الاکبر الشیخ الازھر الدکتور عبداللہ عمر النصیف اور دیگر اکابر پر مشتمل ایک وفد مسلم حکمرانوں کی خدمت میں بھیج کر انہیں قادیانی فتنہ اور سازشوں کی سنگینی سے آگاہ کیا جائے۔

علماء کرام کے اعزاز میں عشائیہ

مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے ناظم مالیات کیف جدید کے مالک حاجی نسیم خان نے مجلس عمل کے امیر مولانا خواجہ خان محمد اور دیگر علماء کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ جس میں خبر جدید سردار ایوب خان ورک، علماء کرام اور معززین شہر کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ٹورنٹو (کینیڈا) میں ختم نبوت کانفرنس

وفد ایڈمنٹن روانہ ہو گیا

کراچی (ختم نبوت) ۲۴ اگست ۸۶ء کو جامع مسجد ٹورنٹو (کینیڈا) میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں فاتح ربوہ، مولانا اللہ وسایا، خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی سفیر ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا کے علاوہ مقامی علماء نے بھی خطاب کیا، علماء کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ قادیانیت کا ہر سطح پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا یہ پہلا موقع ہے کہ کینیڈا کے مرکزی شہر میں ختم نبوت کی آواز گونجی ہے۔ وفد ختم نبوت دوسرے روز کینیڈا کے دوسرے شہر ایڈمنٹن روانہ ہو گیا۔

پیپلز پارٹی پنجاب کے شعبہ خواتین میں قادیانی خواتین مسلط کر دی گئیں

مسلمان خواتین نے اس صورت حال پر احتجاجاً استعفے دے دیے

لاہور۔ پنجاب پیپلز پارٹی شعبہ خواتین میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور بعض عہدیداروں کو پارٹی سے نکال دیا گیا ہے اور چند عہدیداروں نے بطور احتجاج استعفے دیدیے ہیں۔ پارٹی کے شعبہ خواتین میں اختلافات کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ پارٹی کی اعلیٰ قیادت پر قادیانی خواتین کو نامزد کر دیا گیا ہے جس پر پارٹی کی مسلم خواتین نے شدید احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ پارٹی نے ان پر قادیانی قیادت کو مسلط کر دیا ہے جو ان کے عقیدے اور مسلک کے خلاف ہے۔ اس اختلاف کی اطلاع پارٹی کی قائم مقام چیئرمین مس بے نظیر بھٹو کو دی گئی جو لاہور کے دورے پر ہیں اور آج ۱۲ جون کو شعبہ خواتین کی عہدیداروں سے خطاب کریں گی اور بند کمرے میں اجلاس کر کے قادیانی اور غیر قادیانی قیادت کے اختلافات کو ختم کرانے کی کوشش کریں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شعبہ خواتین پنجاب کے اہم عہدوں پر قادیانی خواتین کو نامزد کیا گیا ہے جس پر پارٹی کی پرانی ارکان نے شدید احتجاج کیا ہے اور قادیانی خواتین کی قیادت کے خلاف مس بے نظیر بھٹو کو اپنے موقف سے آگاہ کیا ہے کہ ان خواتین عہدیداروں کا کہنا ہے کہ وہ قادیانی قیادت میں کام نہیں کر سکتیں۔ اس پر بعض عہدیداروں کو پارٹی کے ڈسپلن کی خلاف ورزی کا بہانہ قرار دے کر ان کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اس پر بعض دوسری عہدیداروں نے بطور احتجاج استعفے دیدیے ہیں اور وہ لاہور میں مس بے نظیر بھٹو کی آمد کے موقع پر ان کو اپنے استعفے پیش کریں گی۔

امیر مرکزیہ کو ۹ مئی کے واقعات سے آگاہ کیا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد کو مجلس کے صوبائی امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے ۹ مئی کے واقعات بتائے جس پر امیر مرکزیہ نے زندہ دلانِ توحید کو مبارک باد دی اور خواہش ظاہر کی کہ ۹ مئی کے واقعہ میں زخمی ہونے والے افراد اور طلباء سے ان کی ملاقات کرائی جائے تمام زخمی ہونے والے طلباء سے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں ملاقات کرائی گئی۔

مردان میں مرزائیوں کی عبادت گاہ مسمار کر دی گئی

مرزائیوں کی طرف سے آئے دن اسلام اور شعائر اسلام کی توہین کرنے کی وجہ سے مردان کے غیور مسلمانوں نے بکٹ گنج مردان میں قائم مرزا ادارہ مسمار کر دیا مردان کے مسلمانوں کے اس غیرت مندانہ اقدام پر پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

کوئٹہ میں پولیس کا گشت

جمعہ کو کل پاکستان ختم نبوۃ کانفرنس کے موقع پر شہر میں پولیس کا بھاری گشت جاری تھا۔ پولیس نے قادیانی عبادتگاہوں کے راستے کو خاردار باڑ لگا کر راستہ بند کر دیا تھا۔ بھاری جمعیت پولیس اور بکتر بند گاڑی تعینات کر دی تھی علاوہ ازیں صورت حال سے نمٹنے کے لیے فائر بریگیڈ بھی موجود تھا۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے صدر جناب بشیر احمد قلندر ناظم اعلیٰ ایم عبدالواحد خازن ڈاکٹر محمد رفیق اطلاعات سیکرٹری قیصر سلطان اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے صدر عبدالستار مغل جنرل سیکرٹری الطاف حسین خازن محمد حنیف اطلاعات سیکرٹری قمر نسیم نے کوئٹہ کے حالیہ واقعات پر سیاست دان بزنجو اور قومی محاذ آزادی کے اقبال حیدر کے قادیانی حمایت بیان دینے اور قادیانیوں کو معصوم بے گناہ مظلوم اور بے قصور فرمانے پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے اور مذمت کی ہے مشترکہ بیان میں ان رہنماؤں نے مزید کہا کہ بزنجو نے بھی قادیانیوں کو اقلیت کے قانون پر دستخط کیے تھے۔ اب کس منہ سے ان ملک دشمن اسلام دشمن اور امن دشمنوں کی وکالت کر رہے ہیں۔

جمعہ میں ٹنڈو آدم میں عظیم احتجاج

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) عظیم الشان اجتماع میں قادیانی عورت "مسعودہ صاحبہ جیلانی" کی طرف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے پر انتہائی رنج و غم اور غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اس مرتدہ واجب القتل قادیانی عورت کی اس جسارت کو اس کی طرف سے اور پوری قادیانیت کی طرف سے امت مسلمہ کی مذہبی غیرت کو للکار قرار دیا ہے۔ اور اس طرح ایک بار پھر قادیانیت کا مکروہ چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ جمعہ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سرکار دوجہاں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی سزا، اسلام کے مطابق سزائے موت فی الفور نافذ کرے۔ یہ کتنی بدبختی کی بات ہے کہ پاکستان کے جھنڈے کی توہین یا بانی پاکستان کی توہین کی تو سزا ہو مگر ہادی عالم شافع محشر سرور کونین رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اس اسلامی ملک میں کوئی سزا نہیں ہے۔ اس شرمناک صورت حال کو فی الفور ختم کر دیا جائے۔ مرتد کی اسلامی سزا سزائے موت فی الفور نافذ کی جائے۔

اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے

— حافظ محمد اقبال رنگونی —

(مانچسٹر) ماہنامہ البلال کے مدیر اور اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد اقبال رنگونی نے مرزا طاہر احمد کے بیانات کو تاریخی حقائق کے مسخ کرنے کے مترادف قرار دیا انہوں نے کہا کہ مسلمانوں پہ عالمی استعماری سازش کا الزام لگانے والوں کو اپنی کتابوں کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے کہ کون عالمی استعماری طاقتوں کا آلہ کار ہونے کی حیثیت سے امت مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرتا رہا انہوں نے کہا کہ یہ الزام مسلمانوں پر نہیں بلکہ خود قادیانی جماعت پہ عائد ہوتا ہے اور یہ صرف الزام نہیں بلکہ اس کے لئے حقائق و شواہد موجود ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اشتہارات اور تبلیغ رسالت نامی کتابوں کا قاری اس امر کا اعتراف کرنے پہ مجبور ہوگا کہ انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں اس گروہ کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا اور انہوں نے نہ صرف جاسوسی کے کارنامے انجام دیے بلکہ جانی و مالی طور پہ ان کی فوجوں میں شامل ہو کر مسلمانوں کے خلاف میدان میں آئے تھے۔ مرزا طاہر احمد نے اپنا کردار اور اپنی تاریخ پہ پردہ ڈالنے کی جو کوشش کی ہے وہ کسی طرح قابل تحسین نہیں۔ بلکہ انہوں نے تاریخی حقائق کا منہ چڑایا ہے۔ حافظ اقبال نے مرزا طاہر کے اس بیان پر بھی شدید حیرت کا اظہار کیا ہے کہ مرتد کو قتل کرنے کی اسلام میں کوئی مثال نہیں۔ حافظ صاحب نے کہا کہ اگر اسلام سے مراد قادیانیت ہے تو ہمیں اس سے بحث نہیں اور اگر اسلام سے مراد وہی محمدی دین ہے جس پہ دنیا کے تمام مسلمان ایمان رکھتے ہیں تو مرزا طاہر احمد کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کی مثالیں موجود ہیں۔ جس سے یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ اسلام میں مرتد کی جو سزا ہے اس پہ عمل ہوا اور ہوتا رہا ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ابو موسیٰ اشعری رضی اور معاذ بن جبل رضی کا فیصلہ محفوظ ہے۔ ان دونوں صحابہؓ پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا علاقہ تقسیم کیا تھا ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی ابو موسیٰ اشعری رضی کے پاس آئے تو دیکھا کہ ایک شخص ان کے پاس گرفتار ہو کر آیا ہوا ہے دریافت کرنے پہ معلوم ہوا کہ یہ شخص پہلے یہودی تھا پھر اسلام لے آیا اور پھر مرتد ہو کر یہودیت اختیار کر لی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی نے معاذ بن جبل رضی سے کہا کہ آپ تشریف رکھیے معاذ بن جبل رضی نے کہا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اسکو قتل نہ کرا دو گے۔ قضاء اللّٰہ ورسولہ اس لئے کہ اللہ اور اسکے رسول کا یہی فیصلہ ہے فامر بہ فقتل چنانچہ حکم دیا گیا اور اسکو قتل کر دیا گیا (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۳) حضورؐ کے دو معزز اصحاب کا فیصلہ ہمارے سامنے ہے اس طرح حضرت علیؓ کی خدمت میں بھی زنادقہ کا ایک گروہ لایا گیا تحقیق کے بعد ان کو آگ میں جلا دیا گیا ابن عباسؓ کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے کہا کہ میں ان کو جلاتا تو نہیں البتہ قتل ضرور کرتا کیونکہ رسول اللہؐ نے یہی فرمایا ہے کہ جو دین اسلام سے پھر جائے اس کو قتل کر دو (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۳) اسی طرح بخاری شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے صادر فرمائے ہوئے فیصلے بھی موجود ہیں جن میں ہاتھ پیر کا کاٹنا اور آنکھیں نکالنا یہاں تک قتل کرنا ثابت ہے۔ مرزا طاہر احمد کو چیلنج دینے سے قبل ان روایات حدیث کا مطالعہ کرنا چاہیے تھا۔ یونہی چیلنج کرنا اور جواب سے عاجز ہو جانا خود ان کی پوزیشن کے خلاف ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بخاری شریف کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہونے کا اعتراف کیا ہے (شہادۃ القرآن صفحہ ۳) مرزا طاہر کی ان روایات سے یا تو ناواقفیت ہے یا پھر دروغ گوئی اور کذب بیانی کی انتہا ہے۔ حافظ صاحب نے مرزا طاہر کے اس بیان پہ بھی شدید افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمان علماء مسلمان کی صحیح تعریف نہیں کر سکتے حافظ صاحب نے کہا کہ مسلمان کی صحیح تعریف کیا ہے اور کیا نہیں اس کی بحث سے قطع نظر مرزا طاہر سے صرف یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں اور ان کے جانشینوں کی تالیفات میں جن جن عقائد کو بیان کیا گیا ہے اسکا قائل اسلام کی تعریف میں آسکتا ہے یا نہیں۔ اگر مرزا طاہر ہمارے اس سوال کا جواب بدلیل قرآن و حدیث دے دیں تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ حافظ صاحب نے مرزا طاہر کے ایک حدیث سے مغالطہ دینے پر بھی افسوس کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد اگر سو سال کے علماء کی اس حدیث کی تشریح سے اتفاق نہیں کرتے تو ہم ان کو مجبور نہیں کرتے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش سے قبل ملت اسلامیہ کے عظیم محدثوں اور مفسروں نے اس حدیث کی جو تشریح کی ہے وہی قبول کر لیں اور انہیں اس سے انکار بھی نہیں کرنا چاہیے۔ حافظ صاحب نے ۱۳ جولائی کے شمارہ میں قادیانیوں کی پریس کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس پریس کانفرنس میں قادیانی علماء و زعماء نے بہت سے حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے جن کا ان کے بیانات سے اس امر کا ثبوت بھی ملتا ہے کہ قادیانی سربراہ نے غیر ملکی لوگوں کو اصل قادیانی عقائد سے بھی بے بہرہ اور بے خبر رکھا ہے جس کی ایک مثال اس پریس کانفرنس میں ایک غیر ملکی خاتون سلمیٰ مبارک کے بیان میں ملتی ہے جس میں محترمہ کہتی ہیں کہ ہم میں اور مسلمانوں میں فرق یہ ہے کہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

مرزا طاہر کی کذب بیانی

گذشتہ دنوں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے اپنی جماعت کی تین روزہ سالانہ کانفرنس کے اختتامی تقریر میں یہ دعویٰ کیا کہ "پاکستان کے عوام ہمارے مخالف نہیں صرف حکومت کارروائیاں کرتی ہے"۔

مرزا طاہر نے یہ بیان دیکر جہاں یورپین عوام کو دھوکہ دیتے ہوئے تاریخی حقائق کو جھٹلانے کی ناکام کوشش کی ہے وہاں اُس نے پاکستان کے عوام مسلمانوں کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ پاکستانی عوام عالم اسلام کے مسلمانوں کی طرح مرزائیوں کو دین وملت کا دشمن قرار دیتے ہیں بلکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پاکستانی عوام مسلمان، تحریک تحفظ ختم نبوت اور ردِ مرزائیت میں پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کی قیادت وسیادت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، پاکستانی قوم نے مرزائیت کے خلاف تین عظیم الشان عوامی بے مثال تحریکات چلاکر مرزائیت کے کفر سے پوری دنیا کو روشناس کردیا ہے۔ پوری دنیا کے عوام، جو مرزائیوں کو ملت اسلامیہ کا ایک باغی دشمن اسلام گروہ سمجھتے ہیں اس کا کریڈٹ پاکستان کے عوام کو جاتا ہے جنہوں نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دس ہزار آدمی شہید کرائے لاکھوں مسلمانوں نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت تحریک میں پاکستانی عوام ہی تھے جنہوں نے تحریک ختم نبوت چلاکر گلی گلی کوچہ کوچہ میں ایسے حالات پیدا کردیئے کہ حکومت کو پاکستانی عوام کا مطالبہ مان کر مرزائیوں کو قانوناً غیر مسلم اقلیت قرار دینا پڑا۔

۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں عوام نے مرزائی ٹولہ کے خلاف اپنے غم وغصہ کا ایسا اظہار کیا کہ مرزا طاہر کو ملک سے فرار اختیار کرنا پڑا اور ابھی اسی سال جنوری میں آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس کے زیر اہتمام ہونے والی اسلامی فقہ (اکیڈمی) کی جنرل کونسل میں شریک ۳۷ ممالک کے علماء کرام نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اُس کے پیروکار اور قادیانی فرقے لاہوری جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ۳۷ ممالک کے یہ علماء کرام اپنے اپنے ملک کے معزز نمائندے ہیں لہٰذا ۳۷ ممالک کے عوام کی رائے بھی پاکستانی عوام کی بھرپور تائید کررہی ہے۔

پاکستان میں مرزائیت کے خلاف تین تحریکات چلی ہیں یہ ایک بدیہی حقیقت ہے جس سے کوئی ذی شعور آدمی انکار نہیں کرسکتا ان تحریکات میں اگر پاکستانی عوام مرزائیوں کے خلاف تھے تو کیا ان تحریکوں میں لاکھوں کی تعداد میں جلسوں وجلوسوں میں حصہ لینے والے جن بھوت تھے مرزا طاہر اگر کذب بیانی کریں تو ان کی مرضی کیونکہ یہ ان کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کی "سنت" ہے۔ مگر تاریخ پر اور دنیا کے حالات پر نظر رکھنے والوں سے ہماری درخواست ہے کہ مرزا طاہر کے اس بیان کی روشنی میں مرزائیت کی حقیقت کو سمجھیں کہ وہ جھوٹ بولنے میں کس طرح مہارت رکھتے ہیں۔

پاکستانی عوام یا عالم اسلام کے مسلمان قادیانیوں کو کتوں سے زیادہ بدتر سمجھتے ہیں اور کیونکر نہ سمجھیں جبکہ مرزائیوں کے پیشوا مرزا قادیانی کا کہنا یہ ہے کہ جو مسلمان مجھے نہیں مانتے وہ جہنمی کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور کنجریوں کی اولاد ہیں ایسے شخص یا افراد کے متعلق نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ کوئی بھی غیرت مند مسلمان اپنے دل میں نرم گوشہ نہیں رکھ سکتا۔

مرزا طاہر نے یہ بیان دیکر پوری پاکستانی قوم کی توہین کا ارتکاب کیا ہے اسکی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ پاکستانی عوام کے نزدیک مرزائیت بدترین فتنہ ہے کل بھی پاکستانیوں کا یہی موقف تھا آج بھی یہی ہے۔

برطانیہ کا مسلمان جاگ اٹھا

تحریر:- مولانا اللہ وسایا

گزشتہ سال ۱۳ راگست ۱۹۸۵ء کو پہلی انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی۔ دراصل اہل اسلام کی یہ پہلی مربوط و منظم کوشش تھی جس نے لندن سے گلاسکو تک مسلمانوں کو بیدار کر دیا اس سے قبل حضرت مولانا لال حسین اختر مناظر اسلام مولانا محمد یوسف بنوری نے بھی رد قادیانیت کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے دورے کئے۔ اسی طرح مولانا محمد یوسف لدھیانوی بھی ۱۹۸۳ء میں اپنے گرامی قدر رفقاء سمیت برطانیہ کا دورہ کر چکے تھے۔ ان اکابرین کے اخلاص پر مبنی سفر سے قادیانیت کو سمجھنے میں بہت مدد ملی۔ زمین تیار تھی۔ اسے ایک نظم میں پرونا باقی تھا۔ الحمد للہ پچھلے سال کی کانفرنس کے بعد درج ذیل فوائد سامنے آئے۔

۱۔ لندن سے گلاسکو تک ہر چھوٹے بڑے شہر میں ختم نبوت کی آواز پہنچائی گئی۔ اور یوں اسلامیان برطانیہ قادیانیت کے عزائم سے باخبر ہوئے۔

۲۔ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان سے اردو و انگریزی لٹریچر ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ اور لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم ہوئے اور بعض کتابچے برطانیہ سے بھی شائع کئے گئے۔

۳۔ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کے دو ترجمان ہیں سہ ماہی لولاک فیصل آباد، ہفت روزہ انٹرنیشنل ختم نبوت کراچی۔ ہفت روزہ ختم نبوت ہر ہفتہ معقول تعداد میں برطانیہ کے متعدد شہروں میں پہنچ رہا ہے۔

۴۔ گذشتہ سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے باٹلے اور دار العلوم ہولکمب بری میں حضرات علماء کرام کو مرزائیت پر معلومات بہم پہنچانے کے لئے "ریفریشر" کورس کا اہتمام کیا گیا جس میں سے سینکڑوں علماء کرام اور طلبہ کرام نے تیاری کی۔

۵۔ بریڈ فورڈ، دباٹلے میں قادیانی جلسہ جات مسلمانوں کی مزاحمت سے منعقد نہ ہو سکے وہ قادیانیت کی رسوائی اور اسلامیان برطانیہ کی بیداری کی علامت بن گئے

۶۔ لیسٹر جو برطانیہ کا ایک اہم اور مرکزی شہر ہے اس میں "جوانان ختم نبوت برطانیہ" کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا لیسٹر کی عظیم ترین جامع مسجد اپنی تمام تر وسعت کے باوجود سامعین کی مثالی حاضری کے باعث ناکافی ثابت ہوئی۔ اس جلسہ میں زیادہ تر تقاریر انگلش میں ہوئیں۔ کیونکہ سامعین "نوجوان" تھے جو صرف انگلش جانتے ہیں اس کانفرنس سے نوجوانان برطانیہ کی بیداری ایک واضح امر ہے۔

۷۔ " جوانان ختم نبوت برطانیہ" جو دراصل دار العلوم ہولکمب بری انگلینڈ کے فاضل طلبہ کرام کی ایک جماعت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی ذیلی تنظیم ہے۔ اس میں شامل نوجوان لڑکوں کی شب و روز محنت سے برطانیہ کی نئی نسل میں قادیانیت کے خلاف بیداری کی لہر محض قدرت کا احسان ہے۔

۸۔ بریڈ فورڈ میں گذشتہ سال قادیانیوں نے جلسہ رکھا تھا جو مسلمانوں کی بیداری کے باعث نہ ہو سکا۔ اس موقع پر اسلامیان بریڈ فورڈ کا بہت بڑا اجتماع مولانا لطف الرحمٰن صاحب کی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ اہل اسلام کے اس اجتماع میں نوجوان معترض تھے کہ جب قادیانی کافر ہیں تو انہوں نے اپنی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ کا بورڈ لگا کر دھوکہ دہی کا ارتکاب کیا ہے ہم اس دھوکہ دہی کے خلاف جہاد کرتے ہیں۔ جامع مسجد بریڈ فورڈ کی انتظامیہ کے سربراہ جناب خان شیر اعظم خان جو بہت ہی پڑھے لکھے سمجھے ہوئے مرنجاں مرنج آدمی ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ آپ کچھ نہ کریں یہ مجھ پر چھوڑ دیں۔

چنانچہ انہوں نے مقامی انتظامیہ کو درخواست دی کہ قادیانی جعل سازی کے ذریعہ ہمارے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ اس سے ہمارے حقوق پر ضرب پڑتی ہے چنانچہ فریقین کا موقف سن کر مسلمانوں کے حق میں فیصلہ ہوا اور قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ کا بورڈ اتار دیا

۹۔ مجھے شہر کا نام یاد نہیں رہا۔ غالباً برسٹل کے جناب خلیل صاحب نے بتایا کہ مرزائیوں نے اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان کے احاطہ میں دفن کیا۔ ہم نے قانونی کارروائی کی اور کامیاب رہے اس کے جملہ کاغذات انہوں نے مولانا عبد الحفیظ مکی کے ذریعہ ملتان مرکز کے لئے مہیا کیے۔

۱۰۔ ختم نبوت کے پلیٹ فارم کو اسلامیان برطانیہ کی مکمل سپورٹ۔

اس سال دوسری سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن ۲۷ رجولائی ۱۹۸۶ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس پچھلے سال کی نسبت ہر لحاظ سے زیادہ کامیاب رہی حاضری پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ حالانکہ اس موقعہ پر کشمیر کانفرنس بھی ہو رہی تھی جس میں شرکت کے باعث کشمیری مسلمان اس کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے یا بہت کم شریک ہوئے۔ مگر اس کے باوجود تمام ہال اسکی گیلریاں گرد و نواح کے کمرے ہال

باقی ص ۲۵ پر

قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی آیت نے مجھے عیسائی سے مسلمان بنا دیا

ایک فرانسیسی ڈاکٹر سمندری جہاز میں سفر کر رہا تھا۔ اچانک مصر کے پاس اپنا سفر منقطع کر کے وہ عالم کے پاس پہنچا اور مسلمان ہوگیا۔

یہ ڈاکٹر مغرنیہ تھے جو پیرس کے ایک کامیاب پریکٹیشنر ہونے کے علاوہ فرانسیسی پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ پارلیمنٹ سے الگ ہوگئے اور پیرس کی سکونت ترک کر کے فرانس کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں سکونت اختیار کرلی اور خدمتِ خلق میں مصروف ہوگئے۔

محمود بے مصری نے ان سے ان کے مکان پر مل کر ان کے اسلام قبول کرنے کا سبب دریافت کیا۔

"قرآن کی ایک آیت" ڈاکٹر مغرنیہ نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے کسی مسلمان عالم سے قرآن پڑھا ہے؟" "نہیں میری اب تک کسی مسلمان عالم سے ملاقات نہیں ہوئی۔"

"پھر یہ واقعہ کیوں کر پیش آیا۔"

ڈاکٹر مغرنیہ نے جواب دیا۔ مجھے اکثر سمندری سفروں میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے، میری زندگی کا بڑا حصہ پانی اور آسمان کے درمیان بسر ہوا ہے۔ اسی طرح کے ایک سفر میں ایک بار مجھے قرآن کا ایک فرانسیسی ترجمہ ملا۔ یہ موسیو فاری کا ترجمہ تھا۔ میں نے اسے کھولا تو سورہ نور کی ایک آیت سامنے تھی جس میں ایک سمندری نظارے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اَوْ کَظُلُمٰتٍ ...... فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ (نور: ۴۰) جیسے اندھیرے گہرے سمندر میں اس کو ڈھانپ لیا ہو موج نے۔ لہر کے اوپر لہر۔ اس کے اوپر بادل۔ اندھیرے پر اندھیرا۔ اس حالت میں ایک شخص اپنا ہاتھ نکالے تو توقع نہیں کہ وہ اس کو دیکھ سکے اور جس کو خدا نور نہ دے اس کے لیے کوئی روشنی نہیں۔

میں نے اس آیت کو نہایت دلچسپی سے پڑھا جس میں سمندری نظارے کی کیفیت بیان کی گئی تھی جب میں نے یہ آیت پڑھی تو میرا دل تمثیل کی عمدگی اور انداز بیان کی واقفیت سے بے حد متاثر ہوا۔ میں نے خیال کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ایک ایسے شخص ہوں گے جن کے رات اور دن میری طرح سمندری سفروں میں گزرے ہوں پھر بھی مجھے حیرت تھی کہ انہوں نے گمراہوں کی آوارگی اور ان کی جدوجہد کی بے حاصلی کو کیسے مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے گویا کہ وہ خود رات کی سیاہی بادلوں کی تاریکی اور موجوں کے طوفان میں ایک جہاز پر کھڑے ہیں اور ایک ڈوبتے ہوئے شخص کی بدحواسی کو دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سمندری خطرات کا کوئی بڑے سے بڑا ماہر بھی اتنے کم الفاظ میں اتنے کامیاب طور پر خطرات بحری کی تصویر کشی نہیں کرسکتا۔

لیکن اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ محمد عربی محض اُمّی تھے اور انہوں نے زندگی بھر کبھی سمندر کا سفر نہیں کیا۔ اس انکشاف کے بعد میرا دل روشن ہوگیا۔ میں نے سمجھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں بلکہ اس خدا کی آواز ہے جو رات کی تاریکی میں ہر ڈوبنے والے کی بے حاصلی کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس کے بعد میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ میں مسلمان ہوجاؤں۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

حب الوطنی کا تقاضا

محمد رفیق

حب الوطنی کا تقاضا کیا ہے؟ ہمیں اپنے وطن کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ ان سوالوں کے لیے ہمیں انسانی فطرت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ وطن کی محبت انسانی فطرت میں داخل ہے۔ انسان دوسرے ملک میں جاکر کتنا ہی خوش حال کیوں نہ ہو پھر بھی اسے اپنے وطن کی یاد ضرور ستاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے وطن سے بہت محبت تھی۔ جب آپ ہجرت فرماکر مدینہ طیبہ تشریف لے آئے تو آپ کو مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ کی جدائی کا بہت رنج تھا۔ حب الوطنی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان جس ملک میں رہتا ہو اس کی حفاظت اور ترقی کا جذبہ دل میں رکھے اگر اس کے لیے جان و مال کی قربانی دینا پڑے تو دریغ نہ کرے۔ پاکستان ہمارا ملک ہے۔ اس کی ترقی اور خوش حالی کے لیے ہمیں جی جان سے کام کرنا چاہیے کیونکہ یہ ملک بے شمار قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا ہے۔ اس کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اس لیے ہمیں اسلام کی سربلندی کے لیے مل جل کر کام کرنا چاہیے۔ حب الوطنی کا تقاضا یہ ہے کہ سب مسلمان باہمی اتفاق اور تعاون کے ذریعہ وطن کو ہر لحاظ سے مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کریں تاکہ کوئی بیرونی اور اندرونی سازش ملک کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ جو لوگ پاکستان کے توڑنے کی بات کرتے ہیں ایسے لوگ پاکستان کے ساتھ مخلص

باقی صفحہ ۲۴ پر

کو ربوہ ٹاؤن کمیٹی کے بارہ اراکین نے ریزولیوشن نے ۱۵ ار کے ذریعہ مطالبہ کیا تھا جس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلامی شرعی سزا نافذ کی اور مرتد کی سزا کی روشنی میں مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچایا اور ناموس رسالتؐ کا تحفظ کیا اس لیے ان کی نسبت سے ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے اور سرکاری کاغذات میں صدیق آباد لکھا اور پکارا جائے جس پر چیئرمین بلدیہ نے قرارداد منظور لکھنے کی بجائے یہ معاملہ برائے مناسب کاروائی حکام بالا کی خدمت میں پیش کئے جانے کا فیصلہ لکھا مولوی فقیر محمد نے قرارداد پر مرزائیوں کے حق میں ریمارکس لکھنے کی شدید مذمت کی ہے۔ اور کاروائی سے حذف کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مکتوب برطانیہ ختم نبوت کانفرنس

اور وفد کے شب و روز

مکرم محترم جناب مولانا منظور احمد صاحب الحسینی زید مجدکم

سلام مسنون۔ مزاج گرامی

شعبان کے تیسرے ہفتہ ملتان دفتر مرکزیہ میں ”مجلس عاملہ“ کا اجلاس ہوا۔ جسمیں فیصلہ ہوا کہ ”عالمی مجلس“ کا چار رکنی وفد برطانیہ کا دورہ کرے۔ دفتر کا قیام۔ برطانیہ میں عالمی مجلس کی شاخ کی تشکیل اور ”عالمی ختم نبوت کانفرنس“ کا انعقاد ایسے امور کا فیصلہ ہوا۔ برطانیہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی ورکنگ کمیٹی کے رکن حضرت اقدس مولانا یوسف متالا ہیں۔ ملتان مجلس عاملہ کے اجلاس میں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہ بھی شریک تھے۔ اور مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی مدظلہ بھی چنانچہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ جب حجاز تشریف لے گئے۔ تو مولانا یوسف متالا سے کانفرنس کے بارے میں مشورہ ہوا کہ عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن میں ہو۔ چنانچہ مولانا یوسف متالا نے دارالعلوم انگلینڈ میں اپنے خدام کو حکم فرمایا کہ آپ ویمبلے ہال بک کرالیں۔ جس تاریخ کا بک ہوگا۔ اسی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ گویا کانفرنس ہوگی یہ امر طے تھا۔ صرف تاریخ کا تعین باقی تھا۔ اور وہ ہال بک ہونے پر منحصر تھا۔ اپنے اختیار میں نہ تھا کہ حجاز مقدس میں حضرت مفتی صاحب یا حضرت متالا صاحب تاریخ کا اعلان کر دیتے۔

چنانچہ جب حضرت متالا صاحب اور مولانا مکی صاحب شوال میں انگلینڈ واپس تشریف لائے تو آپ نے ۲۷ جولائی ۸۶ء کا ہال کے بک ہو جانے پر کراچی بذریعہ فون اطلاع دی۔ اور فون پر ہی فرمایا کہ میں خط بھیج رہا ہوں چنانچہ ہفتہ عشرہ بعد آپ کا خط بھی آگیا۔ خط میں کانفرنس کی تاریخ اور آنے والے مقررین کے لئے سپانسر لیٹر اور ویزے بھی۔

چنانچہ کراچی سے مکرم باوا آفتاب نے ملتان فون کر کے دفتر کو حکم کیا کہ بندہ کراچی پہنچے۔ بندہ کے کراچی پہنچنے پر مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ بھی کراچی تشریف لائے۔ ان کو حضرت اقدس متالا صاحب کا خط۔ فون۔ کانفرنس کی تاریخ کا تعین ہال کی بکنگ کی رپورٹ عرض کی۔ انہوں نے فون کر کے حضرت اقدس امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب سے درخواست کی کہ وہ بھی برطانیہ کی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت سے سرفراز فرمائیں۔

اتنے میں حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی کا، حجاز اقدس سے مکرم باوا صاحب کے نام خط آیا کہ کانفرنس کی تاریخ کا تعین ہوگیا ہے۔ میں جلدی برطانیہ پہنچ رہا ہوں۔ آپ لوگ بھی جلدی پہنچ جائیں۔ مولانا مکی صاحب نے تحریر فرمایا کہ غالباً کانفرنس جوانان ختم نبوت برطانیہ کے زیر اہتمام ہوگی (جوانان ختم نبوت برطانیہ۔ دارالعلوم ہولکمب بری کے فضلاء کی کاوشوں سے نئے خون کی ایک کامیاب منظم کوشش کا نام ہے) چنانچہ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی موجودگی میں اشتہار ترتیب دیا گیا اور جوانان ختم نبوت کے نام سے اشتہار شائع کر دیا گیا۔ وہی اشتہار ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں بھی شائع ہوتا رہا۔

ہال بک کرنے کے لئے حضرت اقدس متالا صاحب نے مولانا مفتی شبیر صاحب کو فرمایا وہ جوانان ختم نبوت کے سرپرست تھے۔ اس لئے مولانا مکی صاحب نے خیال فرمایا کہ کانفرنس جوانان کی طرف سے ہوگی۔

جبکہ مولانا مفتی شبیر احمد اور جوانان ختم نبوت مولانا یوسف متالا کے خدام ہیں آپ نے انگلینڈ تشریف لاتے ہی فرمایا کہ کانفرنس مرکزی جماعت کے نام سے ہوگی۔ کام تمام تر آپ لوگ کریں۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ آپ نے شوال کے اوائل میں حجاز مقدس کے واپسی پر پہلی ملاقات میں جمعیت برطانیہ کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عبدالرشید صاحب ربانی سے فرمایا کہ ہال بک کرالیا ہے، ۲۷ جولائی تاریخ مقرر ہوئی ہے عالمی مجلس کا وفد بھی عنقریب آجائے گا مگر آپ اخبارات میں بیانات وغیرہ خطبات جمعہ میں لوگوں کو اعلانات کے ذریعہ متوجہ کریں۔

ایک ابتدائی اشتہار شوال کے اوائل میں مرکزی مجلس ملتان کی طرف سے شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ جسمیں کانفرنس کے لئے لوگوں سے شرکت کی درخواست کی گئی تھی یہ امر طے شدہ ہیں۔

۱۔ کانفرنس کرنے کا فیصلہ ملتان اجلاس مجلس عاملہ میں ہوا۔

۲۔ حضرت مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے حضرت متالا صاحب سے مکہ میں مشاورت کی اور لندن کانفرنس کی ضرورت پر زور دیا۔

۳۔ ان کے مشورہ پر حضرت متالا صاحب نے کانفرنس کے لئے ہال بک کروانے کا فرمایا۔

۴۔ ہال بک ہوا۔ آپ شوال میں انگلینڈ آتے تو آتے ہی حضرت مولانا ربانی صاحب سے کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع دی اور تعاون کا فرمایا۔

۵۔ کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

۶۔ اشتہار کراچی والا مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی موجودگی میں ترتیب دیا گیا۔

۷۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے حضرت امیر مرکزیہ کو کانفرنس کا انعقاد، اشتہارات وفد کی روانگی کا مژدہ سنایا اور کانفرنس کی صدارت کے لئے درخواست کی۔

۸۔ مرکز کی درخواست پر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب کانفرنس میں تشریف لائے۔

۹۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا نے مرکز کی خواہش، درخواست پر کانفرنس کا انعقاد کر کے نہ صرف پوری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ممنون احسان فرمایا۔ بلکہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا۔

۱۰۔ حضرت اقدس متالا صاحب کی قیادت وسیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کا قیام صرف برطانیہ نہیں بلکہ پورے یورپ میں کاموں کی طرف قدرت کی طرف سے پیش قدمی ہے۔

۸ر جولائی کو مکرم باوا صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت۔ اور فقیر لندن حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا بلال ... ائیرپورٹ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے کانفرنس کے تمام مہمانوں کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کیا۔ آپ کی مسجد اور مسجد کمیٹی کے جملہ اراکین مہمانان گرامی کی خدمت کے لئے شب و روز وقف رہے۔ ان کی گرانقدر خدمات مہمان نوازی قابل رشک و قابل صد تحسین ہے۔

جناب اقبال سکرانی صاحب ایک مرنجاں مرنج۔ شریف النفس۔ درویش منش فرشتہ سیرت انسان ہیں عظمت اسلام اور عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی ان کے خون کے ساتھ ان کے رگ و ریشہ میں گردش کرتی ہے۔ ان کی صلاحیتوں نے کانفرنس کو رونق بخشی۔

۹ر جولائی کو حضرت اقدس متالا صاحب لندن تشریف لائے اور لندن کی مساجد میں کانفرنس کے لئے محنت کرنے کا فیصلہ ہوا۔ دار العلوم کے فضلاء کی ایک جماعت بمع اپنی گاڑیوں کے لئے وفد کے ارکان کے ساتھ شامل رہے۔

۱۰ - ۷ - ۱۳ تک لندن کی مختلف مساجد میں بیانات ہوئے۔ ۱۴ر جولائی کو قادیانی ٹل فورڈ جا کر دیکھا خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق چند فرسودہ و بیہودہ کمروں پر مشتمل یہ مرکز ہے جسے نامعلوم کر پروپیگنڈہ کے ذریعہ قادیانی کیا سے کیا بتا رہے ہیں۔

۱۴ر جولائی کی شام کو حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب کی تشریف لائے۔ ۱۷ر جولائی کو حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب تشریف لائے۔ ۱۹ر جولائی سے مڈلینڈ، سکاٹلینڈ لنکا شائر کا دورہ شروع ہوا۔ ۲۰ر جولائی کو حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب تشریف لائے۔ مولانا قاری اجمل خان صاحب دامت برکاتہم آپ کے ساتھ تھے۔ آپ حضرت تشریف لاتے ہی وفد کے ساتھ دورہ میں شرکت کے لئے لیسٹر تشریف لے گئے۔ فقیر کا قیام لندن رہا۔ اخبارات سے رابطہ کے لئے ۲۵ر جولائی کو پورے انگلینڈ کی تمام مساجد میں ختم نبوت کے عنوان پر خطابات ہوئے ۲۶ر جولائی کو قرار دادیں۔ نظام الاوقات وغیرہ ترتیب دیا گیا۔ مولانا زاہد الراشدی۔ مولانا عبد الحفیظ مکی۔ اور فقیر کا پورا دن ان امور پر صرف ہوا۔

۲۷ر تاریخ کو لندن کی تاریخ میں عظیم الشان عدیم المثال تاریخ ساز "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی۔ ۲۸، ۲۹ر جولائی کو ڈنمارک کے ویزا کے لئے کوشش و کاوش اور اخبارات کو خبریں بھجوائی گئیں۔ ۳۰ر جولائی لیسٹر ۳۱ر مانچسٹر۔ دار العلوم بکم اگست رچڈیل۔ ۲ر استقبالیہ جمعیت میں شرکت۔ ۳ر کو ہڈرسفیلڈ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت۔

۴ر کو روانگی دار العلوم

۵ر نیلسن۔ بیانات۔

۶ر لیسٹر

۷۔ دار العلوم بری اور ہڈرسفیلڈ۔

۸۔ جمعہ ایلنگ۔ رات کو نوجوانان ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام میں شرکت۔

۹۔ سفر لندن

۱۰ر اگست روانگی برائے کینیڈا۔

یہاں پہنچ کر الحمدللہ کام شروع ہو چکا ہے۔ رپورٹ بعد میں بھجواؤں گا۔

بجملہ حضرات تسلیمات۔

(فقیر اللہ وسایا خادم ختم نبوت حال وارد کینیڈا)

مولانا محمد سلیمان طارق سے تعزیت

کھلابٹ ٹاؤن شپ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کھلابٹ ٹاؤن شپ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الرحیم صاحب امیر مجلس منعقد ہوا۔ اجلاس میں باقی جماعتی امور کے علاوہ مولانا سلیمان طارق مدظلہ العالی کے جواں سال صاحبزادہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کا ہنگامی اجلاس

گذشتہ دنوں مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس جناب چوہدری عبد الحمید رحمانی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں قادیانیوں کی طرف سے، عید الضحیٰ کے روز لاؤڈ سپیکر پر خطبہ اور تقریر کرنے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں کا نوٹس لے۔ ورنہ جس طرح مردان میں غیور مسلمانوں نے قادیانیوں کی شیطانی عبادت گاہ (مرزائی اڈے) کو زمین بوس کیا ہے اسی طرح ننکانہ صاحب میں بھی زمین بوس کر دیا جائے گا۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہو گی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجلس ہذا کا ایک وفد فوری طور پر اے سی ننکانہ سے ملاقات کر کے انہیں اپنے جذبات سے آگاہ کرے گا۔ آخر میں غلام جیلانی شاہ کی دعا سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری !

صفدر علی بلوچ — ایم اے ایل ایل بی

خدائے لم یزل نے اُمت محمدیہ کے لیے اسلام کو بطور دین منتخب فرمایا ہے۔ اور دین بھی ایسا کہ جو کامل و اکمل ہے۔ جتنے انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں تشریف لائے ان کی تشریف آوری کا مقصد بنی نوع انسان کی رہنمائی تھا بالآخر ذات اقدس نے جب اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہا تو ذات حق نے ختم نبوت کے شرف سے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرف فرمایا۔ ہمارے آقا و مولا آخری نبی، قرآن آخری آسمانی کتاب اور امت محمدیؐ آخری اُمت ہے۔

بعض بدبخت یہ کہتے ہیں کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ نبوت اللہ کی رحمت ہے اور اللہ کی رحمت کو یہ کہنا کہ ختم ہو گئی کفر ہے۔ ان بدبختوں کو کون سمجھائے کہ ہر کام کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے اور پھر باری تعالےٰ کا کوئی کام بھی بے مقصد نہیں ہے۔ قصر نبوت کی تکمیل میں آخری اینٹ ہمارے آقائے نامدارؐ ہیں۔ نبوت کا محل اب ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا ہے اب اگر کوئی رذیل یہ کہے کہ وہ نبی ہے تو وہ کذاب ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ ہمارے محسن اعظمؐ نے ہمیں زندگی کے تمام امور سے متعلق احکامات سے آگاہ فرما دیا۔ تیس دجالوں سے متعلق بتا دیا۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ اگر واقعی کسی نبی برحق نے آنا تھا اور اس کے متعلق آقائے نامدار نے ہمیں مطلع نہ فرمایا ہو۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی تمام نشانیاں بتا دیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے متعلق اطلاع دے دی۔ لہٰذا یہ ممکن ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اتنے بڑے مسئلے سے آگاہ نہ فرمایا ہو کہ میرے بعد نبوت جاری ہے (العیاذ باللہ) اس کے برعکس احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تیس دجال آئیں گے لہٰذا یہ ملعون (قادیانی) انہیں تیس دجالوں میں سے ایک ہے۔

یہاں تک تو رہا مسئلہ ختم نبوت! اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ مسئلہ ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے۔ قارئین کرام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نبی برحق اُمت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ جب دجال قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وہ لوگ جنہیں اپنے باپ کے بارے میں شکوک و شبہات تھے انہوں نے اُسے نبی مان لیا۔ جنہیں اپنے باپ کا پتہ تھا جو اپنے اصلی باپ کی اولاد تھی انہوں نے برملا کہا کہ یہ دجال ہے۔ واجب القتل ہے مثال کے طور پر ایک حرامی بچے کو جو بھی کہے گا کہ میں تیرا باپ ہوں وہ تذبذب کا شکار ہوگا۔ اس کے برعکس ہم بفضل تعالےٰ کسی شک میں مبتلا ہرگز نہیں ہیں لہٰذا ہمارے روحانی باپ آقا و مولا سردار انبیاءؐ ہیں۔

خدا کی ذات اپنے حبیبؐ کے بارے میں بہت غیور واقع ہوئی ہے۔ جب دنیا کا کوئی شخص اپنے محبوب کے متعلق کوئی غلط بات برداشت نہیں کر سکتا تو بھلا خداوند کریم یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ اس کے آخری نبی کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا جائے۔ اور اس کا قہر حرکت میں نہ آئے مگر چونکہ فطرت اتمام حجت سے پہلے کسی کی گرفت نہیں کرتی شاید اسی وجہ سے قہر خداوندی میں دیر تھی مگر اب حجت تمام ہو چکی ہے۔ اس وقت ایک عام آدمی سے لے کر سربراہ مملکت تک ہر شخص یہ جانتا ہے کہ قادیانی مرتد ہیں

اسلام ایک با غیرت دین ہے جہاں یہ اپنے پرائے سب کو پناہ دیتا ہے وہاں یہ اپنی مقرر کردہ حدود کو توڑنے والوں کی بڑے اچھے طریقے سے باز پرس بھی کرتا ہے۔ یہ اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ اس کے اصولوں کا مذاق اڑایا جائے۔ اسی وجہ سے اس نے مرتد کو تین دن کی مہلت دی ہے اگر وہ تین دن میں توبہ نہ کرے تو پھر چوتھے دن اسلام اس کے ناپاک وجود کو برداشت نہیں کرتا۔ کچھ کم عقل لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام تو سلامتی کا مذہب ہے لہٰذا ان سے باز پرس چہ معنی دارد۔ میں کہتا ہوں یہ بالکل صحیح ہے کہ اسلام سلامتی کا نام ہے۔ اسلام میں جبر نہیں ہے۔ جہاں اس میں یہ ہے کہ کسی شخص کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا وہاں وہ اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ ایک شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر اس کے اصولوں سے انحراف کر کے ان کا مذاق اڑاتا پھرے۔ جہاں کہیں بھی اس کی حدود پھلانگی جائیں گی یہ گرفت کرے گا۔ جتنا بڑا جرم ہوگا اتنی بڑی سزا ہوگی۔ یہ تو ایسے ہی ہے جس طرح اگر ایک شخص امریکہ کا باشندہ ہے تو پاکستان کا قانون اس پر لاگو نہیں ہوتا لیکن اگر وہ امریکہ کو چھوڑ کر پاکستان کی شہریت اختیار کر لے تو پھر اس پر پاکستانی قانون کا اطلاق ہوگا۔ اگر وہ پاکستان میں کسی جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو پاکستان کی حکومت اس کو سزا دے گی۔ اب کوئی ذی شعور شخص یہ نہیں کہے گا کہ پاکستان کی حکومت تو ظالم ہے۔ بالکل اسی طرح دین فطرت کسی کو کس طرح اجازت دے سکتا ہے کہ ایک دفعہ اس میں داخل ہو جانے کے بعد پھر کوئی اس کی مقرر کردہ حدود کو پھلانگے۔

اب میں تصویر کے دوسرے رخ کی طرف آتا ہوں یہ مملکت خداداد اسلام کے نام پر حاصل کی گئی تھی، مگر شروع کے چند برسوں کو چھوڑ کر اہل اقتدار نے ہمیشہ سادہ لوح عوام کو لوٹا ہے۔ ان سے مذاق کیا ہے۔ اسلام کے نام پر اپنی دوکانداری چمکائی ہے۔ خادم بن کر آتے رہے اور فرعونوں کی مانند حکومت کرتے رہے۔ ہر آنے والے نے کسی نہ کسی رنگ میں انا ربکم الاعلیٰ کا نعرہ لگایا۔ خدا کی ذات بڑی دیر سے اس مذاق کو دیکھ رہی ہے۔ اس وقت ہماری آزادی ہم سے جرأت عمرؓ، شجاعت علیؓ، جانثاری ابوبکرؓ، محبت عثمانؓ اور عزم شبیرؓ کا تقاضا کر رہی ہے۔ ہمیں آزادی کی پُرخلوص صدا پر لبیک کہنا چاہیے اور سنبھل جانا چاہیے ورنہ بقول اقبالؒ۔

؎ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

محبتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تقاضا

غیرت ہے مسلماں کا جوہر یہ نہ بھولو

برادرانِ ملت اسلامیہ ! اسلام علیکم !

آپ بخوبی آگاہ ہیں کہ ہمارے ادارے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک فعال اور مذہبی تنظیم روبہ فعالیت میں مصروف عمل ہے۔ اس تنظیم کے مجاہدین کا اولین مقصد حیات تاج و تخت ختم نبوت کی پاسبانی اور تاجدار ختم نبوت کی غلامی ہے ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی پتھر ہے۔ تمام دنیا کے مذاہب میں جو سربلندی اور امتیاز حاصل ہے وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ تمام انبیاء کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کی تمام رفعتوں اور کمالات کو آپ کی ذات والاصفات میں جمع کرتے ہوئے آپ کو خاتم المرسلین بنایا۔ ایک سو سے زیادہ آیات قرآنی اور دو سو سے زائد احادیث محبوب رب سبحانی سے روز روشن کی طرح عیاں ہیں کہ ہمارے نبی پاک قیامت تک کے لئے تمام انسانوں کے لیے آخری نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اس بات پر تمام امت مسلمہ متفق ہے۔

ہر دور میں شیطان کے پیروکار ختم نبوت کا انکار کرکے مرتد ہوتے رہے لیکن مجاہدین اسلام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں نے ان کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور مرتدین اسلام کو جہنم واصل کرکے ان کے فتنہ باطلہ کا قلع قمع کیا۔ آج ہمارے دور میں بھی بدقسمتی سے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت نے سب سے زیادہ پریشان کر رکھا ہے۔ یہ امت مسلمہ کے لئے ایک رستا ہوا ناسور ہے۔ ان کا ڈائریکٹ ٹکراؤ اور دشمنی ہماری آنکھوں کے نور دل کے سرور جناب ختمی مرتبت سرور کونین سے ہے۔ یہ آنحضرت کے لازوال اور بے مثال تخت نبوت پر انگریز کے ایک پٹھو ازلی جھوٹے اور دجال مرزا قادیانی کو بٹھانا چاہتے ہیں اور (نعوذ باللہ) آپ کے سر اقدس سے تمام انبیاء کی امامت کے تاج کو اتار کر اس مرتد کے سر پر رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرکے اس کو تباہ و برباد کر دینا چاہتے ہیں اور اس کے مقابلے میں ایک جھوٹا اور فسق و فجور سے بھرپور نظام لانا چاہتے ہیں۔ بہت سے علمائے کرام اور اکابر امت یہودیت کے چربہ قادیانیت کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ ہمارے بینک کی تنظیم بھی مرزائیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکنے کے لیے قائم ہے۔ تاکہ یہ اپنے جھوٹے مرتد اور ملعون رہنما کی گمراہ کن تعلیمات سے کسی مسلمان کا ایمان خراب نہ کر سکیں۔

ہم ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ماضی میں اس ادارے کے ایجنٹوں اور مرتد اعظم شیخ لطیف احمد (آفیسر) نے آقائے نامدار کے نام مبارک کے پوسٹر پھاڑ کر زمین پر پھینکے تھے تو ہم نے "رسول اللہ پکارتے ہیں" کے نام اور عنوان سے سرکلر نکال کر آپ کو آگاہ کیا تھا۔ ہم نے اپنے ادارے کے مرتدین کی فہرست تیار کرکے اسٹاف کی اطلاع کے لیے بینک کی کینٹینوں پر آویزاں کر رکھی ہے کیونکہ شریعت کی رو سے یہ مرتد اور واجب القتل ہیں اور ہمارا ان کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا اور سلام دعا تک لینا حرام ہے۔ ان حضرات کے علاوہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ کچھ اور لوگ بھی یہاں مرزائی ہیں۔ مگر انہوں نے اپنے آپ کو چھپا رکھا ہے لہذا ہمیں تشویش ہوئی اور ان میں سے ایک کی تحقیقات کرائی گئی ہیں۔ ہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو خط لکھا تو ان کی تحقیقاتی ٹیم نے جانچ پڑتال کے بعد ہمیں خط لکھے اور فتویٰ جاری کر دیا (جسے آپ دیکھ سکتے ہیں) کہ متعلقہ شخص پکا مرزائی اور مرتد ہے۔ جھنگ میں ان کا اپنا عبادت خانہ ہے اور اس کی نوکری کی بنیاد بھی مرزائی جماعت ہے اور یہ بھی کہ اس کا سارا کنبہ قادیانی ہے۔ یہ اطلاع ہمیں شفیق احمد کے بارے میں موصول ہوئی۔ اس پر ہماری مجلس نے شفیق احمد کو بلوایا اور خفیہ تحقیقات سے آگاہ کیا اور مرکزی مجلس کا خط اور فتویٰ دکھایا تو اس نے راز کھل جانے پر مجبوراً تسلیم کر لیا کہ وہ واقعی مرزائی ہے مگر اس نے مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے اپنے آپکو چھپا رکھا تھا۔ اس پر مجلس نے حکم اسلام کے مطابق اسے دعوت حق دی اور کہا کہ وہ مرزائیت جیسی لعنت سے تائب ہو کر اسلام جیسی نعمت کو قبول کرکے اپنا دین اور دنیا سنوار لے۔ اسے اسلامی لٹریچر بھی دیا اور مہلت بھی دی مگر آخر سعی تبلیغ اور محنت کے باوجود بھی اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہذا ہم تمام معزز اسلامی اسٹاف کو آگاہ کرکے اپنا دینی فریضہ پورا کر رہے ہیں کہ شفیق احمد سینئر اسسٹنٹ لمبے قد اور گھنگھریالے بالوں والا جو کہ آجکل الجنت بلڈنگ میں کام کر رہا ہے پکا مرزائی اور کافر ہے۔ ہم جناب محمد اسلم شیخ صاحب سے بھی پر زور اپیل کرتے ہیں کہ اس نے بینک کے ساتھ بھی دھوکا کیا ہے اور فارموں میں اپنے آپکو مرزائی نہیں بلکہ مسلمان لکھا ہے لہذا اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں۔ ہم شفیق کے قریبی دوستوں اور خاص طور سے جناب صفدر بلوچ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے محبت رسول میں اپنی دوستی قربان کر دی ہے اور کہا ہے کہ کسی دشمن رسول سے تعلقات مسلمان کا شیوہ نہیں ہے اور شفیق احمد کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کرکے تمام دوستوں کے لیے تقلید کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ تمام اسٹاف سے اپیل ہے کہ آستین کے اس سانپ سے بچیں۔ خاص طور سے بینک میں کام کرنے والی خواتین جو کہ ہماری دینی و ایمانی بہنیں ہیں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مرتد اور سازشی سے ہوشیار رہیں کیونکہ یہ خواتین کے بارے میں بڑی غلط بکواس کرتا رہتا ہے اور اسے بھی وارننگ دے رہے ہیں کہ اگر اس نے آئندہ ایسی کوئی غلط بات کی تو اس کا انجام بہت خوفناک ہوگا اور حالات کی تمام

ذمہ داری اس عظیم مرتبہ پر ہوگی۔

جاں نثارانِ خاتم النبیین! نبی پاک کا فرمان پاک ہے کہ خدا کی راہ میں جتنا مجھے ستایا گیا ہے اتنا کسی نبی کو نہیں ستایا گیا۔ آپؐ نے تبلیغ اسلام اور امت کی ہدایت کے لئے بےپناہ تکالیف برداشت کی ہیں۔ آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے رہے جس سے آپؐ کے پاؤں مبارک زخمی ہو جاتے۔ واللیل کی پاک زلفیں کہ جن کی عظمت کی خدا نے قرآن پاک میں قسمیں کھائیں ان میں خاک ڈالی جاتی۔ پتھر مارے جاتے حالت نماز میں آپؐ کی پشت مبارک پر اونٹ کی بھاری اوجھڑی لاد دی گئی۔ آپؐ کے گلے مبارک میں کپڑا ڈالا گیا۔ آپؐ کو اہل و عیال سمیت شعب ابی طالب بھوکا پیاسا قید کیا گیا اور ہر طرح سے آپؐ کا بائیکاٹ کیا گیا۔ طائف کے تبلیغی سفر میں آپ پر اس قدر پتھر برسائے گئے کہ لہو میں تر ہو گئے۔ غزوہ احد میں آپؐ کے دندان مبارک شہید کئے گئے۔ غرضیکہ تمام زندگی صرف اپنی امت کے لیے تکالیف برداشت کیں ورنہ آپؐ تو فرش و عرش کے مالک تھے۔ ساری ساری رات خدا کے حضور عبادت میں کھڑے رہتے حتیٰ کہ پاؤں مبارک پر ورم آجاتے مگر اُمت کے لیے دعائیں کرتے رہے قیامت کے روز بھی مقام محمود پر جاکر لمبا سجدہ فرمائیں گے اور اپنی امت کے لیے خدا سے بخشش طلب کرکے ہمیں بخشوائیں گے۔ ذرا سوچیں تو! کہ جو رسولؐ دنیا میں بھی امت کے لیے سختیاں برداشت کرے اور آخرت میں بھی بخشش طلب کرے تو کیا اُس کی خاطر ہم اس کے دشمنوں سے قطع تعلق بھی نہیں کر سکتے۔ اے اسیؐ کا کلمہ پڑھ کر پاک و پاکیزہ بننے والو! کیا اس کے ناپاک دشمنوں سے لین دین بند نہیں کر سکتے۔ اسیؐ کی جوتیوں کے صدقے میں تمام نعمتوں کو کھانے والو! کیا مرزائیوں کے ساتھ کھانا پینا بھی بند نہیں کر سکتے؟

اے مسلمانو! موت کی تلخی اور روح قبض ہوتے وقت رسولؐ کے صدقے راحت و آسانی مانگنے والو! قبر کے وحشت ناک اندھیرے میں نبیؐ کے نور کے صدقے روشنی

باقی صفحہ ۲۴ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ٹیپ ریکارڈر پر تلاوت و ترجمہ سننا

محمد حامد میانوالی

س: میں قرآن مجید کے مکمل کیسٹ خریدنا چاہتا ہوں جو باترجمہ ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ ٹیپ ریکارڈر پر تلاوت و ترجمہ سننا کیسا ہے؟ ثواب ہوتا ہے کہ نہیں ....؟ آپ سے مشورہ لینا ہے کہ "قرآن کیسٹ" لوں یا نہ لوں..؟

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں بسا اوقات جب نماز کا وقت ہوتا ہے۔ ہم پانچ چھ ساتھی ہوتے ہیں، کوئی بھی باشرع نہیں ہوتا میری چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے اور قرأت بھی ٹھیک ہے۔ نماز کے مسائل سے بھی واقف ہوں، ساتھی مجھے نماز پڑھانے کو کہتے ہیں تو جماعت کر لیتے ہیں۔ لیکن جب بھی ایک پوری داڑھی والا ہو تو میں اسے امامت پر مجبور کرتا ہوں۔ آپ یہ بتائیں کہ ایسی صورت میں جب کہ مقتدیوں کی صف میں کوئی بھی پوری داڑھی والا نہ ہو، میں نماز پڑھا سکتا ہوں کہ نہیں۔

ج: ۱: اب یہ تو آپ نے لکھا نہیں کہ کیسٹ پر کس کی تلاوت اور ترجمہ ہے۔ ترجمہ و تلاوت اگر صحیح ہیں تو ان کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ تلاوت سننے کا ثواب تو نہیں ہوگا، بہرحال قرآن کریم کی آواز سننا موجب برکت ہے۔

۲: آپ کو اگر نماز پڑھانے کا موقع ملتا ہے تو آپ کو پوری داڑھی رکھنی چاہیے، آپ کو صحیح امامت کا ثواب بھی ملیگا اور مردہ سنت کو زندہ کرنے کا ثواب بھی ہوگا۔ موجودہ صورت پر آپ کی امامت مکروہ ہے۔ مگر تنہا پڑھنے کی بجائے اس طرح جماعت سے نماز پڑھنا بہتر ہے۔

س: نماز میں کوئی غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو کرتے ہیں۔ لیکن اگر التحیات کے بعد کوئی غلطی ہو جائے تو کیا کریں؟ یا نماز کے درمیان کوئی غلطی ہو جائے اور سلام پھیرنے کے بعد یاد آئے تو کیا کریں؟

ج: التحیات کے بعد سہو ہو جائے تو سجدہ سہو نہیں، نماز پوری ہوگئی۔ سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ میرے ذمہ سجدہ سہو تھا تو اگر سلام پھیر کر ابھی اپنی جگہ بیٹھا ہے، نماز کے منافی کوئی کام نہیں کیا تو سجدہ سہو کرکے پھر سے التحیات پڑھے۔ اور اگر اپنی جگہ سے اُٹھ چکا ہے یا نماز کے منافی کوئی کام کر لیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔

س: میری عمر سولہ سال ہے کیا میں نماز کی پہلی صف میں دائیں بائیں کھڑا ہو سکتا ہوں؟

ج: سولہ سال کا لڑکا شرعاً بالغ ہے۔ پہلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

س: شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر اپنے اپنے عزیزوں یا دوستوں کی تصویریں کھینچی جا سکتی ہیں یا؟

ج: تصویر کھینچنا حرام ہے۔ آنحضرتؐ نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ سب سے سخت عذاب میں ہوں گے۔

س: مجھے گانے کا بہت شوق ہے لیکن مجھے بے ہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے گانوں سے نفرت ہے کیا میں اچھے اور معیاری گانے سن سکتا ہوں۔

ج: گانے معیاری ہوں یا گھٹیا حرام ہیں۔ قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔ گانے سننے سے توبہ کریں۔

رکھتے ہیں۔ اور اس جہاد میں تمام دنیا کے مسلمان مردوں بزرگوں، نوجوانوں، بچوں حتیٰ کہ عورتوں کو حصہ لے کر، قادیانیت کا خاتمہ کر دینا چاہیے۔ اور اس سلسلے میں، میں نے اپنے ننھے ذہن سے اپنے خیالات کو ایک نظم کی شکل دی ہے۔ وہ آئندہ شائع کر دیں خدا کرے یہ نظم راہ سے بھٹکے ہوئے قادیانیوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہو۔ (آمین ثم آمین)

(عدنان بزنس لائن کراچی)

بزمِ ختم نبوت

ختم نبوت پڑھا دل کو سرور آیا

میں نے ایک دن اتفاق سے رسالہ ختم نبوت پڑھا دل کو سرور آیا مرزائیوں کے علاوہ اور مضامین اور اچھی اچھی باتیں ہوتی ہیں دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور جو بے ایمان کافر ہیں ہمارے ملک میں ہیں ان کی ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین ہماری بستی کاٹھ کے علاوہ دریا خان بھکر کلور کوٹ وغیرہ میں بھی کافی رسالے تقسیم ہوتے ہیں کاٹھ کے نزدیک بستی پکہ میانہ میں بھی بڑے شوق سے ہمارے نوجوان پرچہ پڑھتے ہیں خوبصورتی کے ساتھ کاغذ اور لکھائی بھی بڑی عمدہ ہے۔

(حافظ غلام شبیر رہائی کاٹھ کلور کوٹ ضلع بھکر)

چار پانچ مرتبہ مطالعہ کرتا ہوں

رسالہ ختم نبوت پابندی سے مل رہا ہے ایک ایک رسالہ چار پانچ مرتبہ مطالعہ کرتا ہوں زبردست معلوماتی باتیں ہوتی ہیں اس رسالے میں ختم نبوت کے سلسلہ میں جو کوشش آپ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور کامیاب فرمائے آمین۔

(عبدالجبار سیستانی بلوچ گوٹھ عیسیٰ وڈا سندھ)

ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کی سرکوبی

السلام علیکم! آپ کا انٹرنیشنل ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں پھیلائے اور اس کو قادیانی کی سرکوبی کا ذریعہ بنائے۔ ہم چاہتے کہ دنیا سے جھوٹے نبی قادیانی کی ذریت کا جلد خاتمہ ہو سکے (آمین ثم آمین)

(میاں ارشاد الحق کھوکھر یا نوالہ)

ردِ عیسائیت اور ختم نبوت

آپ کا انٹرنیشنل ختم نبوت الحمد للہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے پچھلے دو شماروں میں آپ نے عیسائیت کے خلاف لکھا ہے اس سے بڑا فائدہ حاصل ہوا۔ آج کل عیسائیوں نے بھی اپنی تبلیغ زور و شور طریقے سے شروع کر رکھی ہے کبھی کبھی اس طرح مضامین شائع ہوتے رہیں گے تو ان کا بھی سدباب ہوتا رہے گا۔

(خلیل احمد گڈو۔ کراچی)

قادیانیت ایک ناسور ہے

میری عمر چودہ سال ہے اور جماعت دہم کا طالب علم ہوں چند دن قبل آپ کا بین الاقوامی رسالہ "ختم نبوت" پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ رسالہ بے حد پسند آیا "ختم نبوت" جس طرح مسلمانوں کی اصلاحی خدمات انجام دے رہا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ نیز قادیانیوں کے خلاف جہاد بھی قابلِ تعریف ہے۔ مرزا قادیانی کے ماننے والے لوگ مسلمانوں اور اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت

اہلِ دریا خان کو صدمہ

حضرت مولانا غلام رسول نقشبندی ۲۰ جولائی کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم اعلیٰ صفات کے حامل بزرگ عالم دین تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر، جامع مسجد فردوس دریا خان کے خطیب مدرسہ رحیمیہ نقشبندیہ کے بانی جمعیت علماء اسلام اور تبلیغی جماعت کے امیر، جمعیت طلباء اسلام اور تنظیم نوجوانان اہل سنت کے سرپرست تھے۔ دار العلوم فاروقیہ عربیہ کے قیام میں خصوصی حصہ لیا۔ شہر کے مفتی بھی تھے۔ ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی مولانا محمد عبد اللہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قارئین کرام دعائے خیر فرمائیں۔

(محمد اکرم فاروقی انجمن سپاہ صحابہؓ دریا خان ضلع بھکر)

ربوہ کا نام فوراً تبدیل کیا جائے

— مولوی فقیر محمد —

فیصل آباد، مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامیان پاکستان کی خواہش کے مطابق ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے اور بلدیہ ربوہ کے بارہ کونسلروں کی متفقہ قرارداد کی جلد منظوری دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۷ اکتوبر ۸۶ء

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝ (انفال ع ۸)

اور جو کچھ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا۔

فائدہ: جن آیات اور احادیث میں ثواب بڑھا کر ملنے کا بیان ہے وہ اس کے منافی نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اعمال میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔ باقی ثواب کی مقدار کیا ہو گی۔ وہ موقع کی ضرورت خرچ کرنے والے کی نیت اور حالات کے اعتبار سے جتنی بھی بڑھ جائے یہ تو آخرت کے اعتبار سے ہے اور بسا اوقات دنیا میں بھی اس کا پورا بدل ملتا ہے جیسا کہ دوسری آیات اور احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ جیسا کہ آیات کے ذیل میں نمبر ۲ پر اور احادیث کے ذیل میں نمبر ۳ پر آ رہا ہے اور اس لحاظ سے اگر آیت شریفہ میں اس طرف اشارہ ہو تو بعید نہیں۔

۹:

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ۝ (ابراہیم ع ۵)

جو میرے خاص ایمان والے بندے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کو قائم رکھیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے رہیں پوشیدہ طور سے بھی اور علانیہ بھی ایسے دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید فروخت ہوگی نہ دوستی ہوگی۔

فائدہ: پوشیدہ طور سے بھی اور علانیہ بھی۔ یعنی جس وقت جس قسم کا صدقہ مناسب ہو کہ حالات کے اعتبار سے دونوں قسموں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ مطلب یہ ہو کہ فرض صدقات بھی جن کا علانیہ ادا کرنا اولیٰ ہے اور نوافل بھی جن کا اخفا اولیٰ ہے جیسا کہ آیت شریفہ نمبر ۹ کے ذیل میں گزرا اور اس دن سے مراد قیامت کا دن ہے جیسا کہ آیت شریفہ نمبر ۹ میں گزرا۔ اور نماز قائم رکھنا سب سے پہلی آیت شریفہ میں گذر چکا ہے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ اس میں فرمایا لوگو مرنے سے پہلے توبہ کرلو (ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور توبہ رہ جائے) اور مشاغل کی کثرت سے پہلے نیک اعمال کرلو (ایسا نہ ہو کہ پھر مشغولوں کی کثرت سے وقت نہ ملے) اور اپنا اور اپنے رب کا تعلق مضبوط کرلو۔ اس کی یاد کی کثرت کے ساتھ اور مخفی اور علانیہ صدقہ کی کثرت کے ذریعہ سے، کہ اس کی وجہ سے تمہیں رزق بھی دیا جائے گا۔ تمہاری مدد بھی ہوگی، تمہاری شکستہ حالی بھی دور ہوگی۔ (ترغیب)

۱۰:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ (سورۃ حج ع ۵)

آپ خوش خبری دیجئے ان عاجزی کرنے والے مسلمانوں کو جو ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جو مصیبتیں ان پر پڑتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھنے والے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔

فائدہ: مخبتین جس کا ترجمہ عاجزی کرنے والوں کا کیا گیا ہے اس کے ترجمہ میں علماء کے کئی قول ہیں۔ اس کا اصل ترجمہ پستی کی طرف جانے والوں کا ہے۔ بعض علماء نے اس کا ترجمہ احکام الٰہیہ کے سامنے گردن جھکا دینے والوں کا کیا ہے کہ وہ بھی گردن کو نیچے کی طرف لے جاتے ہیں۔ بعض نے تواضع کرنے والوں کا کیا ہے کہ وہ تو گردن جھکانے والے ہر وقت ہی ہیں۔ حضرت مجاہدؒ نے اس کا ترجمہ مطمئن لوگوں سے کیا ہے۔ عمرو بن اوسؒ فرماتے ہیں کہ مخبتین وہ لوگ ہیں جو کسی پر ظلم نہ کریں اور اگر ان پر ظلم کیا جائے تو وہ بدلہ نہ لیں۔ ضحاکؒ کہتے ہیں کہ مخبتین متواضع لوگ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا گیا کہ وہ جب حضرت ربیع بن خثیمؒ کو دیکھتے تو فرماتے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں تو مجھے مخبتین یاد آجاتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝ أُولٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۝ (مومنون ع ۴)

اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں، جو کچھ دیتے ہیں اور اس پر بھی ان کے دل اس سے ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ اللہ کے پاس جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو نیکیوں میں دوڑنے والے ہیں اور یہی ہیں وہ لوگ جو نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔

فائدہ: یعنی باوجود اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے اس سے ڈرتے رہتے ہیں کہ دیکھئے اللہ جل شانہ کے یہاں نیکیوں کا کیا

خشر ہو۔ قبول ہوتی ہیں یا نہیں۔ یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی غایت عظمت اور عُلوِ مرتبہ کی وجہ سے ہے۔ جو شخص جتنا اونچے مرتبہ کا ہوتا ہے اتنا اس کا خوف غالب ہوتا ہے۔ بالخصوص اس شخص کے لیے جس کے دل میں واقعی عظمت ہو، نیز وہ اس سے بھی ڈرتے رہتے ہیں کہ اس کے خرچ کرنے میں نیت بھی ہماری خالص ہے یا نہیں۔ بسا اوقات نفس اور شیطان کے مکر کی وجہ سے آدمی کسی چیز کو نیکی سمجھتا رہتا ہے۔ اور وہ نیکی نہیں ہوتی جیسا کہ سورہ کہف کے آخری رکوع میں ارشاد ہے

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ	آپ کہہ دیجیے کہ ہم تم کو ایسے
بِالْأَخْسَرِينَ	آدمی بتائیں جو اعمال کے اعتبار
أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ	سے سب سے زیادہ خسارے
ضَلَّ سَعْيُهُمْ	والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	کی کوششیں دنیا میں گئی گزری
وَهُمْ يَحْسَبُونَ	ہو گئیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ
أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ	ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔

صُنْعًا ۝ (سورہ مریم ع ۱۲)

فائدہ: حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مومن نیکیاں کرکے ڈرتا ہے اور منافق بُرائیاں کرکے بے خوف ہوتا ہے "فضائل حج" میں متعدد واقعات اس قسم کے ذکر ہو چکے ہیں کہ جن کے دلوں میں حق تعالیٰ شانہٗ کی عظمت اور جلال کامل کا درجہ ہوتا ہے۔ وہ زبان سے لبیک کہتے ہوئے اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں یہ مردود نہ ہو جائے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ یا رسول اللہ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ الآیۃ یہ آیت شریفہ ان لوگوں کے بارے میں ہے کہ ایک آدمی چوری کرتا ہے، زنا کرتا ہے، شراب پیتا ہے، اور دوسرے گناہ کرتا ہے اور اس بات سے ڈرتا ہے کہ اس کو اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے (یعنی اس کو اپنے گناہوں کی وجہ سے حق تعالیٰ شانہٗ کے حضور میں پیش ہونے کا ڈر ہوتا ہے کہ وہاں جاکر کیا منہ دکھائے گا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ایک آدمی روزہ رکھتا ہے صدقہ دیتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور وہ اس کے باوجود اس سے ڈرتا ہے کہ وہ قبول نہ ہو۔

دشمنانِ رسولؐ کی نفسیات

الجدؐ ابن قیس

ابن حبیب ("مجبر"، ص ۴۶۹) اور ابن ہشام (سیرت ص ۳۶۰ اور ۸۹۴) قبیلہ خزرج کے الجد ابن قیس کا شمار منافقوں میں کرتے ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں (سورت ۹ آیت ۴۹) یہ اسی کا قول نقل ہوا ہے ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي (مجھے اجازت دیجیے اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالیے)

اس نے جو حرکتیں کیں ان کی وجہ سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل واقعہ نظر میں رکھیے ابن ہشام (سیرت، ص ۳۰۹) اور بلاذری (انساب، جلد اول ص ۲۴۳) یہ قصہ سناتے ہیں۔ ہجرت سے ذرا پہلے العقبہ کی مشہور و معروف مجلس میں بہتر آدمیوں نے حلف اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ مدینے والوں کی بارہ جماعتیں تھیں حضورؐ نے ہر ایک کے لیے سردار مقرر فرمایا۔ قبیلہ بنو سلمہ کے بارے میں ہمارے مآخذ (ابن سعد) بتاتے ہیں کہ اس قبیلے کا نقیب یعنی سردار بشر ابن البراء ابن معرور ہوا تھا۔ اس کی نامزدگی کا واقعہ اس طرح پیش آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا۔ "آج کل تمہارا سردار کون ہے؟" انہوں نے کہا ــــ "الجد ابن قیس، حالانکہ یہ شخص لالچی بہت ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ "لالچ سے بڑا عیب اور کون سا ہو سکتا ہے! تمہارا سردار یہ گندمی رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا آدمی بشر ابن البراء ہوگا۔"

یہودی کعب ابن الاشرف

وہ مدینے کے قبیلہ بنو نضیر کا سردار تھا، ابن ہشام ("سیرت" ص ۵۵۲) کے بقول ایک رات کسی نے اُسے آواز دی۔ وہ سونے کے لیے لیٹ چکا تھا اس کی بیوی نے کہا کہ نیچے مت جاؤ، مجھے اس آواز میں کچھ شرارت محسوس ہوتی ہے مگر اس نے کپڑے بھی نہ پہنے، بس ایک چادر اوڑھ لی اور بولا ــــ "اگر کسی بہادر آدمی کو باہر بلایا جائے تو چاہے نیزے کا وار ہی کیوں نہ کھانا پڑے لیکن وہ انکار نہیں کر سکتا"۔ یہی مصنف کہتا ہے (صفحہ ۳۵۱) کہ اس شخص کا باپ قبیلہ بنو نبہان سے تھا جو قبیلہ طے کی ایک شاخ ہے۔ لیکن اس کی ماں مدینے کے نضیری قبیلے کی تھی بنو نبہان قبیلے میں یہودی بھی شامل تھے یا نہیں؛ بہرحال غیر قبیلے کا ہونے کے باوجود وہ بنو نضیر کا سردار اور ان کی عدالت کا سربراہ بن گیا۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑی ذہنی صلاحیتوں کا مالک تھا۔

مگر وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موافقت نہ کر سکا۔ بلکہ بدر میں مسلمانوں کی فتح سے وہ اتنا دلفگار ہوا کہ اس نے اسلام کے دشمنوں کی بہادری اور ان کی خوبیوں کی مدح میں اشعار کہے۔ پھر وہ خاص طور سے مکے گیا اور وہاں کے لوگوں کو انتقامی جنگ کے لیے ابھارا۔ آخر اتنی نفرت اس کے دل میں کیوں پیدا ہوئی؟

باقی صہ ۲۵ پر

ایک نرالا نبی

نہیں وہ بات کا پورا ہمیشہ قول دے دیکھ
جو اس نے ہاتھ بیرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۴۲ پر دجال کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور خدا کے کلام میں تحریف کرنے والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں“ مجموعہ اشتہارات ”تبلیغ رسالت“ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ پر لکھا ہے کہ ”دجال کے لیے ضروری ہے کہ کسی نبی برحق کا تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل ملا دے“

ہمارا ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد الدجال الواحد من ثلاثین تھا۔ اور اس کی تاریخ وفات کا راز بھی اسی فقرہ میں مضمر ہے۔

مرزا غلام احمد کا ایک الہام ”الرحمٰن علم القرآن“ تذکرہ طبع اول صفحہ ۴۲ پر درج ہے۔ اس الہام کے تحت مرزا صاحب ”ضرورۃ الامام“ صفحہ ۱۳ تذکرہ طبع اول صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں۔

(۱) ”الرحمٰن علم القرآن“ اس الہام کی رُو سے مجھے قرآنی علوم عطا کیے گئے۔ مجھے سمندر کی طرح حقائق اور معارف سے بھر دیا“

(۲) اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۳ پر لکھتے ہیں ”الرحمٰن علم القرآن یعنی قرآن کے ان معنوں پر اطلاع دی جن کو لوگ بھول گئے تھے“

(۳) مختصر حالات مسیح موعود ملحقہ براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے ”الرحمٰن علم القرآن خدا نے تجھے قرآن سکھایا اور اس کے صحیح معنے تیرے پر کھول دیئے“

تھوڑی دیر کے لیے اگر ہم مرزا صاحب کے قرآنی ”حقائق و معارف“ اور ”صحیح معنوں“ کا جائزہ لے لیں تو بہتر ہے۔

مرزا صاحب ”براہین احمدیہ“ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۰ پر قرآن کریم کی ایک آیت درج کر کے اس کی تشریح

از تاج محمد جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

کرتے ہیں۔

پہلی آیت

هو الذی ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كلّه

”یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح علیہ السلام کے ذریعے ظہور میں آئے گا۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار کی رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے“

مرزا صاحب نے جس متذکرہ بالا آیت قرآنی کی تشریح کی ہے اس کے متعلق وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اسی آیت قرآنی کا انہیں الہام بھی ہوا ہے۔ اور مرزا کا یہ الہام تذکرہ طبع اول صفحہ ۴۲ پر درج ہے جو ۱۸۸۲ء کے الہامات کی فہرست میں درج ہے۔

بقول مرزا صاحب انہوں نے خدا تعالیٰ سے براہ راست قرآن سیکھ کر اور قرآن مجید کے حقائق و معارف سے سمندر کی طرح بھرپور ہو کر حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ثابت کی ہے۔ اور مرزا صاحب کے الہام نے اس کی تائید بھی کر دی۔ مرزا صاحب کو اپنے الہام کے معنے سمجھنے میں کوئی غلطی بھی نہیں لگی۔ کیونکہ وہ اپنے ایک اشتہار ۵ اگست ۱۸۹۸ء جو تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۰ پر درج ہے لکھتے ہیں۔

”کسی الہام کے وہ معنی ٹھیک ہوتے ہیں جو ملہم آپ بیان کرے۔ اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح و تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ سے خاص طاقت پا کر اس کے معنے کرتا ہے“

دوسری آیت

اگلے سال ۱۸۸۳ء میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ کو ایک اور آیت قرآنی کا الہام ہوا ہے۔ جو ان کی کتاب براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۵۰۵ پر درج ہے۔ اور وہ آیت قرآنی کا الہام یہ ہے کہ۔

عسى ربكم ان يرحم عليكم وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للكافرين حصيرا۔

اس آیت کی تشریح مرزا صاحب ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ہونے کا ظاہر اشارہ ہے حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔ تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کردیں گے۔ کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔"

مرزا صاحب نے بقول ان کے "خدا تعالیٰ سے خاص طاقت پاکر" دو آیات قرآنی کی تفسیر اور پھر انہی آیات کی الہاماً تائید سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت کی ہے۔ اور کوئی مرزائی اس پر چون وچرا نہیں کرسکتا کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی۔"

مرزا صاحب "ملہم من اللہ" اور دعوائے مجددیت کے بعد بارہ برس تک یعنی باون سال کی عمر تک مسلمانوں کے عقیدہ کے پابند رہے۔ قرآن مجید کی آیات مبارکہ سے یہی سمجھے اور سمجھاتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا استدلال نہ صرف قرآن مجید سے بلکہ احادیث، بائبل اور اخبار کی کتابوں کی رو سے دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے۔

جیسا کہ وہ اپنی کتاب توضیح مرام کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ "بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری سے آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جن کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

اسی کتاب کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں کہ "مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اسی عنصری وجود سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اور پھر وہ کسی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔"

۹ مارچ ۱۸۹۱ء مرزائیت کی تاریخ میں وہ رسوائی دن ہے۔ جس دن مرزا نے قادیان میں یہ اعلان کیا کہ

"میرے پر ایک خاص الہام سے ظاہر کیا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوچکا ہے۔ جعلناك المسيح ابن مريم"

(تذکرہ طبع ۱ صفحہ ۱۸۶)

اسی پر بس نہیں بلکہ "دافع البلاء" کے صفحہ ۱۵ پر لکھا کہ "حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ عقیدہ ہے" "نزول المسیح" کے صفحہ ۳۲ پر لکھا کہ "حیات مسیح کا قائل خدا اور رسول کا منکر ہے" "ایام الصلح" کے صفحہ ۱۴۶ پر لکھا کہ "قرآن شریف میں تو مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں" ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۹۲، ۹۵ پر لکھا کہ "قرآن شریف قطعی طور پر اپنی آیات بیّنات میں مسیح کے فوت ہوجانے کا قائل ہے۔"

اس کے علاوہ حیات مسیح کے عقیدہ کو ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۳۹ طبع ربوہ پر "یہودیانہ" "تحفہ گولڑویہ صفحہ طبع ربوہ پر "مرتدانہ" "دافع البلاء صفحہ ۲۵ طبع ربوہ پر "مشرکانہ" "ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹ اور تریاق القلوب صفحہ ۳۰۵ طبع قادیان پر "فاسدانہ" "تریاق القلوب صفحہ ۱۵ پر "باطلانہ" عقیدہ تحریر کیا ہے۔

مرزا نے وفات مسیح کا اعلان کرنے اور اپنے مسیح موعود بننے کے لئے چار مختلف غلط بیانات دیئے۔

پہلا غلط بیان

آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۵۱ پر لکھا "دس سال سے مجھے اپنا مسیح موعود ہونا معلوم تھا۔ لیکن میں نے اپنا عقیدہ تبدیل نہ کیا۔ خدا کی قسم میں بہت دن سے جانتا تھا کہ میں ہی مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں۔ اور مسیح کی بجائے نازل ہونے والا شخص ہوں۔ لیکن میں نے اس کو تاویلاً مخفی رکھا۔"

دوسرا غلط بیان

تریاق القلوب کے صفحہ ۳۰۵ پر لکھا "براہین احمدیہ میں قبل علم قطعی جو خدا سے منکشف ہوا۔ آپنے خیال سے بھی لکھا گیا تھا کہ خود عیسیٰ دوبارہ آئے گا۔ مگر خدا نے اپنی متواتر وحی سے اس کو فاسد قرار دیا اور مجھے کہا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔"

تیسرا غلط بیان

تریاق القلوب کے صفحہ ۹۲ پر لکھا "تخمیناً اٹھارہ برس کا گزرا ہے کہ مجھ کو اس آیت قرآنی کا الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے۔

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله۔

اور مجھ کو اس آیت قرآنی کے یہ معنی سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اسلام کو تمام دینوں پر غالب کریگا۔ اور مجھ کو بتلایا گیا تھا کہ اس آیت کا مصداق تو ہے۔"

چوتھا غلط بیان

"اعجاز احمدی" کے صفحہ ۷ پر لکھا "قریباً بارہ برس تک، براہین احمدیہ کی تصنیف کے بعد، جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد ومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ خدا کو میری نظر کو پھیر دیا۔ اور میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔"

چاروں بیانات کا جائزہ

(۱) پہلے بیان میں مرزا نے خدا تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھائی ہے کہ اسے براہین کی تصنیف کے وقت اپنا مسیح

موعود ہونا مجھ سے مخفی رہا تھا۔ بالکل غلط۔ بالکل غلط بالفرض اگر مرزا کا یہ بیان صحیح تسلیم کیا جائے تو پھر وجہ بتائی جائے کہ مرزا نے براہین احمدیہ میں کیوں تحریر کیا کہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ..... الخ حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیش گوئی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ "تو اسلام کو غلبہ کاملہ انکے ذریعے سے ظہور میں آئے گا" خود مرزا کا ایک بیان دوسرے بیان کی تکذیب کر رہا ہے۔

(۲) دوسرے بیان میں مرزا نے یہ کہا ہے کہ اپنے خیال سے یہی لکھا گیا تھا کہ مسیح دوبارہ آئے گا، مگر خدا نے اپنی متواتر وحی سے اس عقیدہ کو فاسد قرار دیا" مرزا نے اپنے اس بیان میں بھی سفید جھوٹ بولا ہے جب مرزا نے خود براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۹ پر بقول ان کے اپنا ایک الہام جو ان کو ۱۸۸۳ء میں ہوا اور دوسرا الہام جو ۱۸۸۲ء میں ہوا درج کیے ہیں۔ ان الہامات سے ثابت کیا ہے کہ ان پر دو برس تک متواتر وحی نازل ہوتی رہی کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، اس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یوں ہے کہ مرزا کا حیات مسیح کا عقیدہ قرآن کریم کی رو سے اور ان کے الہامات کی رو سے بالکل صحیح ہے پس مرزا نے یہ غلط عذر پیش کیا ہے کہ "میں نے اپنے خیال سے ہی یہ لکھا تھا کہ مسیح دوبارہ آئے گا۔" ہم کہتے ہیں کہ اگر حیات مسیح کا عقیدہ مرزا کا اپنا خیال تھا۔ اور الہامی عقیدہ نہیں تھا۔ تو پھر اس نے براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ پر یہ کیوں لکھا کہ "اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میں مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں۔ اور حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے" "اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ ہے اور اس کا فاعل خدا ہے۔

(۳) تیسرے بیان میں مرزا نے تریاق القلوب صفحہ ۹۲ پر لکھا ہے کہ "مجھ کو اس آیت قرآنی کا الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ..... الخ اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے گا۔ اور مجھ کو بتلایا گیا تھا کہ اس آیت کا مصداق تو ہے"

اگر مرزا کے اس بیان کو درست تسلیم کیا جائے تو مرزا نے اس بیان سے گیارہ برس پیشتر براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۹ پر یہ کیوں لکھا تھا کہ اس آیت قرآنی کا الہام حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے بارہ میں ہے اور ساتھ ہی یہ کیوں لکھا کہ یہ بات مجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر کی گئی ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ سن ۱۸۹۰ء تک تو خدا تعالیٰ مرزا غلام احمد کو آیت قرآنی کے یہ معنی سمجھاتا رہا کہ اس سے مراد مسیح علیہ السلام ہیں اور یکدم ۹ مارچ سن ۱۸۹۱ء کو "خاص الہام" سے اسی آیت کے یہ معنی سمجھائے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور اس آیت سے اے مرزا غلام احمد تو مراد ہے۔ کیا یہ پاگلوں والی باتیں نہیں ہیں۔ تعجب ہے ان لوگوں کی عقل پر جو ایسے شخص کو مجدد مسیح موعود اور ظلی بروزی نبی مانتے ہیں۔

(۴) چوتھے بیان میں مرزا نے "اعجاز احمدی" کے صفحہ ۷ پر یوں لکھا ہے کہ "قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ خدا نے میری نظر کو پھیر دیا اور میں براہین کی اس وحی کو سمجھ نہ سکا اور وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے"

ایک سانس میں چار جھوٹ

اس بیان میں مرزا نے ایک ہی سانس میں چار جھوٹ بولے ہیں۔

(۱) بے خبر اور غافل رہا۔

(۲) رسمی عقیدہ پر جما رہا۔

(۳) خدا نے نظر کو پھیر دیا۔ (۴) وحی کو سمجھ نہ سکا۔

اگر بالفرض مرزا کے اس بیان کو درست تسلیم کیا جائے تو پھر مرزائی صاحبان اتنا تو بتلا دیں کہ مرزا نے "آئینہ کمالات اسلام" کے صفحہ ۵۵۱ پر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کیوں تحریر کیا کہ "دس برس سے مجھے اپنا مسیح موعود ہونا معلوم تھا۔ لیکن میں نے اس کو تاویلاً مخفی رکھا۔"

مرزا کا کہنا کہ وہ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا، سراسر غلط، جھوٹ اور بکواس ہے۔ مرزا جی تو قرآن کریم، احادیث نبوی، آثار صحابہ، اقوال سلف صالحین اور اجماع امت کی موجودگی میں حیات مسیح علیہ السلام کے قائل رہے تھے۔ انہوں نے جو کچھ براہین احمدیہ میں حیات مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا تھا وہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق تھا۔ اس میں اجتہادی غلطی کا اثر نہیں ہو سکتا تھا۔

مرزا غلام احمد اپنے ایک اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں کہ براہین احمدیہ کو میں نے بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے۔ پھر بقول ان کے یہ کتاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہو کر منظور ہوئی۔ اور عالم رؤیا میں اس کا نام قطبی رکھا گیا۔ یعنی یہ کتاب قطب ستارے کی طرح مستحکم اور غیر متزلزل ہے۔ پھر اسی کتاب کی جلد چہارم صفحہ ۴۲۵ کا حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۳ طبع سوم قادیان پر لکھتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں کتاب تفسیر دی۔

پس مرزا نے اللہ تعالیٰ سے علم قرآن سیکھ کر حضرت علی سے کتاب تفسیر لے کر، ملہم و مامور، نبی و رسول ہو کر براہین احمدیہ کو تالیف کیا۔ اور بعد تالیف یہ کتاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہو کر منظور ہو چکی تھی اور اس کا نام قطبی رکھا گیا۔

اب سوال یہ ہے کہ جب بقول مرزا صاحب ان کی کتاب "براہین احمدیہ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہو کر قبولیت حاصل کر چکی تھی تو کیا

اس وقت یہ تمام بیانات جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع جسمانی اور نزول ثانی مرقوم تھے کہاں کا اخراج عمل میں آیا تھا؟

مرزا صاحب کی زندگی کے دو دور بنتے ہیں پہلا دور باون سالہ اور دوسرا سترہ سالہ۔ پہلے دور میں وہ حیات مسیح کے قائل تھے۔ دوسرے دور میں وفات مسیح کے۔ پہلے دور میں بھی قرآن کریم سے عقیدہ حیات مسیح پیش کیا۔ دوسرے دور میں بھی قرآن کریم سے ہی عقیدہ وفات مسیح پیش کیا۔ بقول مرزا صاحب پہلے دور میں بھی ان پر ظاہر کیا گیا کہ آیت کا مصداق مسیح علیہ السلام کی جلالی آمد ہے۔ دوسرے دور میں ان پر ظاہر کیا گیا کہ مسیح کی زندگی کا بس ایک ہی دور تھا جسے وہ پورا کر کے فوت ہو چکے ہیں۔

الغرض حیات و وفات مسیح علیہ السلام کے بارے میں مرزا صاحب کے دو الہام، دو تفسیریں، دو عقیدے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

خدارا کوئی مرزائی اتنا تو بتا دے کہ مرزا صاحب پہلے دور میں غلطی پر تھے یا دوسرے دور میں۔

بقول مرزا غلام احمد اگر حیات مسیح کا عقیدہ "یہودیانہ"، "مرتدانہ"، "مشرکانہ" ہے تو پھر مرزا قادیانی باون برس تک اپنی زندگی کے پہلے دور میں یہودی، مشرک اور مرتد رہا یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ مرزا غلام احمد بیک وقت مرتد اور مشرک بھی تھا اور ساتھ ہی مجدد، محدث، مسیح موعود اور ظلی بروزی نبی بھی تھا۔

بشکریہ ایس جے ایو الجمعیت

پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

احادیثِ نبویہ میں قادیانیوں کی شاطرانہ چالیں

جس طرح قادیانیوں نے آیات قرآنیہ میں دجل و تلبیس سے کام لیتے ہوئے اجرائے نبوت کیلئے پیش کیا ہے، ایسے ہی احادیث نبویہ میں بھی کھینچا تانی سے کام لے کر زمین و آسمان کے قلابے ملانے کی کوشش کی ہے مثلاً حدیث نمبر ۱ دلیل نمبر ۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی رحلت پر فرمایا

لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔

(ابن ماجہ صفحہ ۱۱۰)

۲۔ ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا اثر موجود ہے جس میں فرمایا: فقال مات وھو صغیر، لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم لعاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ۔

یعنی اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منصب نبوت کسی کو ملتا تو صاحبزادہ ابراہیمؓ زندہ رہتے اور نبوت کے منصب پر سرفراز ہوتے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ ختم نبوت بہاول پور

یعنی اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو نبی ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کے بعد نبی ہو سکتا ہے چونکہ آیت خاتم النبیین حضرت ابراہیم کی رحلت سے کئی برس پہلے نازل ہو چکی تھی۔ تو معلوم ہوا آپ کے بعد تابع نبی کا ہونا خاتم النبیین کے منافی نہیں۔

جواب۔ جہاں ابن ماجہ شریف میں یہ حدیث وارد ہے اس کے حاشیہ پر لکھا ہوا موجود ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی ابو شیبہ ابراہیم عثمان عبسی متروک الحدیث ہے۔

علامہ نووی ؒ نے تہذیب الاسماء میں اس حدیث کو باطل اور جہالت کہا ہے۔ ابن عبدالبر نے اس کا انکار کیا ہے۔ علامہ قسطلانیؒ نے اس کو ضعیف بتلایا

۳۔ اس حدیث سے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ملنے کا امکان نکلتا ہے۔ تو "لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا"، میں دو خدا ہونے کا امکان لازم آتا ہے۔ "ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین"، میں خدا کے بیٹا ہونے کا امکان لازم آتا ہے۔

۴۔ نصوص قطعیہ قرآنیہ وحدیثیہ کے مقابلہ میں متروک الحدیث راوی قابل اعتبار نہیں۔

۵۔ اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو یہ ایک مفروضہ ہے مقصد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کی فضیلت کو بیان کیا جائے ملا علی قاری رحمہ اللہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۰۲ پر فرماتے ہیں "دعویٰ النبوۃ بعد نبینا کفر بالاجماع"۔

حدیث نمبر ۲ دلیل نمبر ۲: انا آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد (مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے چونکہ مسجد نبوی کے بعد بہت سی مسجدیں بنائی گئیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آخر کا معنی مخالف اور مغائر کے ہیں۔ یعنی کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف و مغائر رہ کر نبی نہیں بن سکتا۔ ہاں موافقت کی صورت میں آ سکتا ہے جیسا کہ دنیا میں مساجد بن رہی ہیں۔

جواب: ہر نبی نے اپنے حالات زمانے کے مطابق طریق عبادت اور جائے عبادت کی تعظیم و تکریم کی عبادت

گا ہیں سوا ہیں حضور ارشاد فرمارہے ہیں کہ میں آخری
نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کرام کی آخری مسجد ہے
یعنی میرے بعد کوئی نبوت کی مسند پر نہیں بٹھایا جائے
گا۔ نہ ہی کوئی اور نبی پیدا ہوگا۔ اور اپنی مسجد تعمیر کریگا
چنانچہ کنز العمال کی روایت میں تصریح ہے۔ "انا
خاتم الانبیا، ومسجدی خاتم مساجد
الانبیاء"
ترجمہ: میں ختم کرنے والا ہوں نبیوں کا اور میری مسجد
ختم کرنے والی ہے مساجد انبیاء کو۔
۹۔ دلیل نمبر۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں "قولو
خاتم النبیین ولا تقولو لا نبی
بعدہٗ" (درمنثور)
یعنی خاتم النبیین کہو اور لا نبی بعدہٗ نہ کہو۔
جواب: یہ روایت حضرت عائشہؓ پر بہتان عظیم
ہے۔ ذخیرہ احادیث کی جتنی کتابیں ہیں کسی کتاب
میں یہ حدیث موجود نہیں۔
۲۔ مرزا غلام قادیانی کتاب البریۃ میں لکھتا ہے
حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت
میں کلام نہیں تھا۔ (ص ۱۸۴)
۳۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
...... وفسر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم النبیین بقولہ لا نبی بعدی (حمامۃ البشریٰ)
مندرجہ بالا عبارات سے ثابت ہوا کہ لا نبی بعدی
خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تفسیر ہے لہٰذا کسی
کے لیے جائز نہیں کہ ایسے نصوص قطعیہ کے مقابلہ
میں مجہول الاسناد روایت پیش کرے۔
۱۰۔ دلیل نمبر۱۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں
درمیان میں مہدی اور آخر میں ابن مریم ہوگا، چونکہ
ابن مریم نبی ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی آسکتا ہے!
جواب: اس حدیث کا اجرائے نبوت سے کوئی تعلق
نہیں۔
۲۔ یہ حدیث مرزا غلام قادیانی کے دعووں کا مکذب ہے
کیونکہ مرزا قادیانی ایک ہی شخصیت مہدی، مسیح
ہونے کا مدعی ہے۔ جبکہ اس حدیث میں مہدی و مسیح
دو الگ شخصیات ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ حدیث مرزائی
گروہ کے لیے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔
الغرض مرزائی اعتراضات واشکالات اس طرح کے
ہیں جن سے ہر منصف مزاج شخص اس بات کا اندازہ
لگا سکتا ہے کہ قادیانی دلائل کس قدر بودے اور کمزور
ہیں ______ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

نقد ونظر

تبصرہ طلب کتاب کے دو نسخے آنا لازمی ہے۔

نام کتاب: عائلی قوانین شریعت کی روشنی میں
تصنیف: مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن مدظلہ
صفحات: ۴۰۰ سو
قیمت: درج نہیں
ناشر: مجلس دعوت وتحقیق اسلامی علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

نبوت ورسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم
ہوگئی آپ آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو
منصب نبوت ورسالت عطا نہیں کیا جائے گا یہ دین آخری
دین ہے اس کے بعد کوئی نیا دین نہیں آئے گا قرآن مجید
آخری کتاب ہے اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہیں ہو
گی یہ شریعت خاتم الشرائع ہے یہ سب کے آخر میں نازل
کی گئی۔ اس طرح اسلام خدا کے نزدیک پسندیدہ مذہب ہے
جو ہر جہت اور ہر لحاظ سے مکمل و کامل ہے قیامت تک ہر
زمانہ ہر خطہ اور تمام قوموں اور نسلوں کے لئے یہی مذہب
چلے گا۔ اسلام نے حدود وفرائض حلال وحرام کے احکام
اور دنیا کے آخرت اور زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق
ایسے امور وقواعد بتادیئے ہیں کہ قیامت تک آنے والے
واقعات اور جزئیات کے احکامات انہی کلیات سے صراحۃً
یا اشارۃً معلوم ہو سکیں گے اور اس میں زیادتی اور ترمیم کی
ضرورت نہ ہوگی۔

اسلام نے جہاں ہر مسئلے کو کھول کر بیان کر دیا ہے
وہاں انسان کی عائلی زندگی کے مسائل اور تمام تر جزئیات کو
جس قدر اہمیت دی ہے کسی اور امر کو اس قدر اہمیت نہیں
دی کیونکہ عائلی زندگی کا مقصد سکون و طمانیت ہے۔
پاکستان بننے کے بعد مسلمان توقع کر رہے تھے کہ یہاں
اسلام کو بالادستی حاصل ہوگی تمام قوانین شریعت کے
مطابق بنائے جائیں گے اسلام کا عادلانہ عائلی نظام
جاری کیا جائے گا قاضیوں کی عدالتیں قائم کی جائیں گی
اور لوگوں کے لیے حصول انصاف کو آسان کر دیا جائے
گا مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

معاملہ اس کے برعکس ہوا ۱۹۴۷ء سے گاڑی یوں
ہی چلتی رہی یہاں تک کہ ایوب خان کے دور میں ۲ مارچ
۱۹۶۱ء کو مرکزی حکومت کی طرف سے ایک آرڈیننس
عائلی قوانین آرڈیننس ۱۹۶۱ء جاری ہوا جو منکرین حدیث کا ترتیب
دیا ہوا تھا جو اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے ملک کے
مسلمانوں کا منہ چڑا رہا تھا انہی دنوں اس کے خلاف زبردست
تحریک چلی ملک کے گوشہ گوشہ سے آواز اٹھائی گئی اور
علماء دین پسند طبقہ نے نہایت جرأت سے برملا کہا کہ
اس قانون کی متعدد دفعات قرآن وسنت کے صریح
خلاف اور مسلم معاشرہ کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں
اس آرڈیننس کی ۵ دفعات صراحۃً اسلام کے خلاف ہیں
(۱) دفعہ ۴: یتیم پوتے اور نواسے کی وراثت کا مسئلہ (۲)
نکاح کا رجسٹریشن (۳) دفعہ ۶ تعداد ازدواج (۴) دفعہ ۷
طلاق وعدت کے مسائل (۵) دفعہ ۱۲ نکاح عمر کی پابندی۔
مثلاً عدت کا مسئلہ بڑا اہم ہے قرآن کریم نے مختلف
آیات میں مختلف عورتوں کی عدت کا ذکر فرمایا ہے۔
۱۔ خاوند کے انتقال کی صورت میں عدت چار مہینے دس
دن ہے۔

۲۔ طلاق کے وقت اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل سے پوری ہوگی۔

۳۔ غیر مدخول بہا کی کوئی عدت نہیں وہ بلا عدت گزارے دوسرا عقد کر سکتی ہے۔

۴۔ وہ عورتیں جن پر معذوری کا زمانہ نہیں آیا وہ اس سے مایوس ہو گئیں تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔

۵۔ بقیہ عورتوں کی عدت تین مرتبہ ایام کا آجانا یعنی جب وہ تیسرے ایام سے پاک ہو جائیں گی اس کی عدت ختم ہو جائے گی لیکن موجودہ عائلی قوانین میں ہر قسم کی عدت نوے دن مقرر کی گئی ہے جو قرآن و سنت کے بالکل خلاف ہے۔

عائلی قوانین کے خلاف مولانا احتشام الحق تھانوی نے بھی ایک وقیع اور پر مغز اختلافی نوٹ لکھا تھا مگر اس کو قابل اعتبار نہ سمجھا گیا۔ اسی دوران تمام مکتبہ فکر کے علماء نے عائلی قوانین پر ایک جامع تبصرہ شائع کیا تھا۔ جو "مسلم فیملی لاز آرڈیننس" پر پاکستان کے علماء کا تبصرہ کے نام سے شائع ہوا تھا۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحؒ نے اس پر مختصر تبصرہ فرمایا تھا جو ۱۳۸۲ کے بینات میں شائع ہوا ۱۳۸۳ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحؒ کے اشارے پر مفتی ولی حسن مدظلہ نے عائلی قوانین پر قرآن و حدیث اور اسلامی شریعت کی روشنی میں بحث کی اور ثابت کیا کہ یہ قوانین اسلام کے یکسر خلاف ہیں یہ مقالات بینات میں چھپتے رہے انہی مضامین کو بینات سے لے کر مع نتیجہ طلاق ثلاثہ شائع کیا جا رہا ہے یہ کتاب اس سلسلے کی عظیم شاہکار ہے اس میں حکومت کے پیش کردہ عائلی قوانین کی ایک دفعہ پر مفصل بحث کی گئی ہے اس وقت کی حکومت کے وکیل ڈاکٹر احمد عثمانی نے فکر و نظر ادارہ تحقیقات اسلامی کراچی میں جو شبہات و غلطیاں کی تھیں اس کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے نیز کمال فاروقی بیرسٹر نے عائلی قوانین کی حمایت میں جو مقالہ لکھا تھا حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اس کا بھی شافی و کافی جواب دیا ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک محققانہ عالمانہ اور پر مغز چند لفظ لکھا گیا ہے جس سے کتاب کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے بلکہ مزید تحفظ دے دیا گیا ہے عائلی قوانین آج بھی جوں کے توں ہیں ان میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی یا کسی دفعہ کو واپس نہیں لیا گیا یہ کتاب وقت کی اہم ضرورت ہے علماء کرام طلبہ عظام اس کتاب اور قانونی پر کام کرنے والوں کے لیے یہ بہت بڑا ذخیرہ ہے ہر مسلمان کو اس کتاب سے بہت فائدہ ہوگا۔ منظور احمد الحسینی

قادیانی
ملک اور اسلام کے غدار ہیں
(علامہ اقبالؒ)

بقیہ: جیسی حکومت ویسے عوام

کی خدمت میں پہنچے اور اپنا خواب بیان کر کے کہا کہ ان سب کو حضرت ابوبکرؓ کے ہاں روانہ کر دیجئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ کام آپ ہی کو کرنا چاہیے۔

بہرحال جب غلام حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے معاذ! یہ سب غلام تمہارے ہی رہیں گے۔ معاذ بن جبلؓ ان سب کو لے کر اپنے گھر گئے اور جب نماز کا وقت آیا تو وہ سب بھی حسب سابق صف بستہ ہو کر حضرت معاذؓ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، حضرت معاذؓ نے ان سے اس وقت دریافت کیا تم لوگ کس کے لیے نماز پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کے لیے، حضرت معاذؓ نے کہا جاؤ، تم سب بھی اللہ کے لیے ہو۔ (طبقات ابن سعد، صفحہ ۵۸۶ ج ۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ کی طرف سے امیر الحج تھے اسی لیے انہوں نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یہ مشورہ دیا کہ آپ کے پاس یہ جو غلام اور نوکر ہیں آپ کے ذاتی نہیں ہیں کیونکہ آپ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا گیا تھا، کمانے کے لیے نہیں گئے تھے، حضرت معاذؓ نے ابتداء میں انکار کیا، مگر رات میں خواب دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ بیرکہ نجات کی بات کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تحقیق حال کے بعد معلوم کر لیا کہ یہ غلام ان کی ذاتی ملکیت ہیں اس لیے ان کو واپس کر دیا اور حضرت معاذؓ نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے ان سب کو آزاد کر دیا۔

بقیہ: حب الوطنی کا تقاضا

نہیں ہیں بلکہ نمک حرام ہیں۔ جس ہنڈیا سے کھاتے ہیں اسی میں چھید کرتے ہیں۔ دراصل جب انسان کا ضمیر مردہ ہو جائے تب وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ سب سے زیادہ تو قادیانی کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان کو کسی نہ کسی طریقہ سے توڑ دیا جائے کیونکہ ان کے نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر الدین قادیانی کا بیان مرزائیوں کی اخبار الفضل میں بھی اپریل ۱۹۴۷ء میں چھپ چکا ہے کہ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے۔ ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ ممکن ہے کہ عارضی طور پر افتراق ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا ہوں۔ مگر یہ حالت عارضی ہوگی۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ حالت جلد دور ہو جائے بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔ قادیانی اس پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لیے کسی نہ کسی طرح پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں قادیانیوں کا حصہ ہے۔ اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ ان کی آدھی پیشین گوئی پوری ہو گئی ہے قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہیں اور بلکہ روس کے ساتھ بھی تعلقات ہیں۔ قادیانی پاکستان میں ناسور ہیں۔ ہمیں سب کو مل جل کر ان کا محاسبہ کرنا چاہیے۔ اتحاد امت ہی قادیانیوں کی موت ہے۔ قادیانی چونکہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بقول علامہ اقبال قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ ہمیں ان غداروں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔ ان کی ہر کوشش کو ناکام کر دینا چاہیے اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔

بقیہ: محبت رسول کا تقاضا

مانگنے والو! منکر نکیر کے خوف اور غیظ و غضب سے بچنے کے لیے آپؐ کے نام کا وسیلہ تلاش کرنے والو! بروز قیامت جب سورج سوا نیزے پر ہوگا تو کالی کملی کا ٹھنڈا سایہ تلاش کرنے والو! شدید پیاس میں حلق خشک ہوتے وقت جام

کوثر پینے کی خواہش رکھنے والو! پل صراط سے بخیر و خوبی کامیابی و کامرانی سے گذرنے کی امید رکھنے والو! آج اگر آقاؐ کی ناموس اور ختم نبوتؐ کی سربلندی کے لیے کام نہ کیا تو کل کس منہ سے حضورؐ سے شفاعت طلب کرو گے۔ سوچیں کہ اس سلسلے میں ہمارا فریضہ کیا ہے؟ نہ صرف اس ادارے میں بلکہ آپ کے محلے میں، برادری میں، ملک میں، جہاں جہاں بھی نبوت کے یہ ڈاکو اور مرتد ہیں ان کا ساتھ چھوڑیں اور ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ اور شدید نفرت کا اظہار کر کے محبت رسول کا ثبوت دیں تاکہ خدا اور رسولؐ کی خوشنودی حاصل کر کے اپنی آخرت سنوار سکیں۔ رسول اللہؐ کی حدیث پاک ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں (محمدؐ) اسے اس کی ماں، باپ، بیوی، اولاد اور عزیز و اقارب سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ لہذا آیئے اس حدیث پاک کی روشنی میں اپنے گریبان میں جھانکیں، اپنے شب و روز پر نظر ڈالیں اور اپنا محاسبہ کریں کہ ہم رسولؐ سے محبت کے مذکورہ درجے پر فائز ہیں کہ نہیں؟ ہم مومن بھی ہیں یا کہ نہیں؟ اور سوچیں کہ محبت رسولؐ کا تقاضا کیا ہے۔

بقیہ: دشمنان رسول کی نفسیات

مندرجہ ذیل واقعہ دیکھئے جو خاصا معنی خیز ہے۔

ابن ہشام (”سیرت“ ص ۳۹۶)، ابن کثیر (تفسیر جلد دوم ص ۶۰) اور دوسرے مصنفوں کے بقول مدینے کے یہودیوں میں مختلف قبیلوں کے درمیان مساوات نہیں تھی۔ اگر بنو قریظہ کا کوئی بنو نضیر کے آدمی کے ہاتھ سے قتل ہو جاتا تو قاتل کی خون بہا کی مقررہ مقدار کی صرف آدھی رقم دینی پڑتی۔ لیکن اگر معاملہ الٹا ہوتا تو قریظہ کے آدمی کو دگنی رقم مقتول نضیری کے رشتہ داروں کو دینی پڑتی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں اسلامی حکومت قائم کی اور یہودیوں کی مختلف جماعتیں بھی وفاقی وحدتوں کے طور پر اس میں شامل ہو گئیں تو حضورؐ نے حقوق اور فرائض کے معاملے میں یہودیوں کے درمیان بھی مساوات کا اصول جاری فرما دیا۔ مقاتل نے اپنی تفسیر میں (مخطوطہ استانبول، سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۴۲ کے ضمن میں) یہ دلچسپ واقعہ بیان کیا:

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قتل کا ایک مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے حکم فرمایا کہ مجرم نضیری خون بہا کی مقررہ رقم پوری ادا کرے۔ اس پر نضیریوں کا سردار کعب ابن الاشرف جو اپنے قبیلے کی عدالت کا سربراہ بھی تھا، اور اس حیثیت سے کچھ وظیفہ بھی پاتا تھا، بگڑ بیٹھا اور چیخ کر بولا۔ نہیں، ہم تمہارا فیصلہ قبول نہیں کرتے اور نہ آئندہ قبول کریں گے۔ ہم تو اپنے پرانے رسم و رواج ہی پر چلیں گے۔“

بقیہ: برطانیہ کا مسلمان جاگ اٹھا

اور انٹری گیٹ تک مخلوق خدا کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا لشکر جرار تھا۔ اس دفعہ جو قادیانی کانفرنس میں شرارت کی غرض سے آئے۔ ذلت آمیز رسوائی سے دوچار ہوئے برطانیہ کی سرزمین پر قادیانیوں کی پٹائی قصہ زمین برسر زمین“ کا مصداق ہے۔

مولانا یوسف متالا کی قیادت

ہمارے قابل احترام بزرگ رہنما مولانا آدم صاحب خطیب لیسٹر نے جوانان ختم نبوت برطانیہ کے جلسہ عام میں فرمایا کہ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحبؒ کا دو دفعہ انگلینڈ میں تشریف لانا اور دارالعلوم بری کا قیام یہ سب کچھ محض اتفاق نہیں بلکہ قدرت کو معلوم تھا کہ مرزا طاہر پاکستان سے مجرمانہ فرار کے بعد انگلینڈ کو اپنے فتنہ و فساد کا مرکز بنائے گا اس لئے اس کے مقابلہ کی غرض سے قدرت نے ریحانۃ الہند شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو انگلینڈ بھیجا انہوں نے دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ اس میں پڑھنے پڑھانے والے تمام حضرات دراصل ختم نبوت کی فوج ہے۔ جس نے قادیانیت کا ہر محاذ پر خوش اسلوبی سے مردانہ وار مقابلہ کرنا ہے۔

برطانیہ سے ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا یوسف متالا ہیں حالیہ گذشتہ اجلاس میں وہ مرکزی دفتر ملتان تشریف لائے۔ اس میں شمولیت کے بعد آپ حجاز مقدس تشریف لے گئے۔

عالمی مجلس کے نائب امیر اول مولانا مفتی احمد الرحمٰن، نائب امیر دوم مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب سے حجاز مقدس میں مشورہ ہوا اور آپ نے ویمبلے ہال لندن بک کرانے کے لئے اپنے خدام کو کال دے دی ۲۷ جولائی کے لئے ہال بک ہو گیا۔ آپ عید کے بعد انگلینڈ تشریف لائے اور آتے ہی پاکستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام کو حکم فرمایا کہ وہ فوری پہنچ کر کانفرنس کے لئے کوشش و کاوش کریں۔

آپ کانفرنس کے لئے ویمبلے ہال کی انتظامیہ سے تفصیل طے کرنے کے لئے تشریف لیجا رہے تھے۔ تو خلاف معمول بیچ ہجوم ٹریفک پر قطار در قطار خوبصورت گھوڑوں کو دیکھ کر آپ نے بموجب حدیث کہ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت ہے“، کی نیک فال لی۔

زہد و تقویٰ۔ اخلاص و للہیت کے پیکر اسلامیان یورپ کے لئے قدرت کا عطیہ۔ آیت من آیات اللہ حضرت متالا صاحب کی گرانقدر اخلاص بھری خدمات کو دیکھ کر تمام اہل دل اس بات پر متفق ہیں کہ آپ یورپ کے ”قطب“ ہیں۔

آپ جب ختم نبوت کانفرنس کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ مراقبہ میں دیکھا گیا کہ رحمت عالمؐ زائرین سے فرما رہے ہیں۔

کہ ”ہٹ جاؤ راستہ دو“ ”یوسف“ میری طرف آرہا ہے۔ (روایت مفتی شبیر احمد برطانیہ)

کانفرنس کے تمام تر انتظامات آپ نے کئے آپ کی اخلاص بھری شبانہ روز محنت آپ کے

تربیت یافتہ علماء کرام کی مساعی جمیلہ۔ اور برطانیہ کے علماء کرام کا تعاون۔ اسلامیانِ برطانیہ کی دلچسپی نے کانفرنس کو چار چاند لگا دیئے۔ مولانا مدظلہٗ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوسری سالانہ کانفرنس منعقد کرا کر دراصل پوری امت محمدیہؐ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ نے نہ صرف مرکزی مجلس شوریٰ کی رکنیت کو قبول فرمایا بلکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی امارت کو بھی قبول فرمایا ہے۔ جبکہ ناظم اعلیٰ مولانا لطف الرحمٰن ہوں گے۔ اور ناظم قاری محمد طیب عباسی۔ باقی جملہ عہدیداران کا آپ بعد میں تقرر فرمائیں گے۔ آپ نے برطانیہ میں دو کانفرنسیں کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے موسم سرما میں اور موسم گرما میں۔ سرمائی سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس اور گرما میں جوانانِ ختم نبوت کی جانب سے جس کا تمام تر پروگرام انگلش میں ہو گا۔

آپ جیسی جامع شخصیت کا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ،، کی امارت کو قبول کرنا۔ جوانانِ ختم نبوت کے ذریعہ نوجوان پود کا مرزائیت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہونا۔ اسلامیانِ برطانیہ کی قادیانیت کے خلاف بیداری۔ علماء کرام کا فتنہ قادیانیت کے خلاف متوجہ ہونا۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پیغام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچانے کا عزم دنیا کی اکثر و بیشتر زبانوں میں عالمی مجلس کی مطبوعات کے تراجم کی طرف قابل قدر پیش رفت عرب امارات، سعودیہ، یورپ، ایشیا، جنوبی و شمالی امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا غرضیکہ تمام براعظموں میں قادیانیت کے احتساب کا سامان اور اہل اللہ کی اس محاذ کی طرف خصوصی توجہ یہ سب کچھ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ تمام تر انتظامات قدرت کی طرف سے قادیانیت کے خاتمہ کے لئے "الارم" کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تائیدِ غیبی

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،، کے پیغام کو برطانیہ میں پہنچانے کا سب سے پہلے فریضہ سرانجام دیا۔ آپ نے واپسی پر حجاز مقدس تشریف لے جانا تھا۔ مرزائیت کی کتب وہ اپنے ایک مخلص دوست کو برطانیہ دے گئے۔ عالمی مجلس کے مرکز کو بھی معلوم نہ تھا کہ کتابیں کس کے پاس ہیں سالہا سال سے کوشش کی گئی مگر کارگر نہ ہوئی۔ ایک عالم دین کے پاس جنوبی افریقہ کے کیس میں مولانا لال حسین کے دستخطوں والی کتاب دیکھی گئی۔ وہ صاحب برطانیہ سے تشریف لائے تھے خیال تھا کہ ان کے توسط سے عقدہ حل ہو گا۔ مگر وہ کتابوں کے سلسلہ میں خود "صاحب جذب" تھے۔ اس لئے حوصلہ نہ ہوا۔

اب جبکہ مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی ترجیح پر ان کی جماعت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے نام سے کام شروع کیا تو ایک صاحب از خود بغیر کسی تحریک اور تلاش کے مولانا یوسف متالا کے پاس آئے اور خوشخبری دی کہ مولانا لال حسین اختر کی کتابوں کا بکس میرے پاس امانت ہے جب چاہیں آپ وصول کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فیصلہ کیا کہ ان کتابوں کی حفاظت کے لئے علیحدہ سیکشن بنا کر وہ کتابیں منگوا کر اسمیں رکھیں گے۔ اس کی فہرست مرکز ملتان بھیجی جائے گی تاکہ باقیماندہ کتب مرکز ملتان برطانیہ کے لئے مہیا کرے۔ اور برطانیہ میں "قادیانیت" کی تردید کے لئے کتب پاکستان سے منگانی پڑتیں ورنہ نہ صرف یہ کہ مولانا لال حسین اختر کی کتابوں کا علم نہ تھا بلکہ عالمی مجلس کے ہر آنے والے وفد کو مرزائیت کا پلندہ ساتھ لانا پڑتا تھا۔ اس طرح اب قدرت نے غیب سے یہ اہتمام کر دیا کہ مولانا اختر کی امانت مولانا کے مشن کے صحیح وارثوں کو مل گئی۔ اسے محض تائید غیبی یا تکوینی امر ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔

سفر کا دوسرا مرحلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اعلیٰ سطحی وفد جس میں مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی مولانا محمد ضیاءُ القاسمی خطیب پاکستان جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت اور ان حضرات کا اور تمام قارئین کا خادم بندہ آثم شامل ہیں۔) — ۱۱ر اگست سے کینیڈا۔ ڈنمارک کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں تمام حضرات اپنی اخلاص بھری دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ اخلاص سے بھرپور محنت کی توفیق بخشیں اور غیبی امداد و نصرت و ثمرات سے سرفراز فرمائیں اور خدا کرے کہ جلد اس فتنہ عمیاء کا دنیا بھر سے خاتمہ ہو۔

بقیہ: اخبار ختم نبوت

ہمارے خیال میں مسیح آ چکے ہیں اور وہ ان کی آمد کے منتظر ہیں،، جبکہ فرق یہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین مرزا بشیر الدین الخزا صاحب کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ اختلاف صرف حیات و وفات مسیح میں نہیں بلکہ اللہ کی ذات رسول، قرآن نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ غرضیکہ ایک ایک جزو میں اختلاف ہے (الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء) اگر اس خاتون کو صحیح بات بتلائی ہوتی تو وہ ہرگز یہ نہ کہتی اس سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانیوں نے غیر ملکی لوگوں کو اپنے اصل عقائد سے بے بہرہ رکھا ہے اور صرف حیات و وفات مسیح کا مسئلہ سمجھایا گیا ہے حافظ صاحب نے کہا کہ مغالطہ آرائی اور کذب بیانی سے کام لیکر حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ حقائق کو سامنے لا کر بیانات دیں تاکہ فیصلہ دو ٹوک ہو سکے۔

جیسی حکومت ویسے عوام

حکمران طبقہ کا اثر عوام پر بہت زیادہ پڑتا ہے اور جیسے حکمران ہوتے ہیں ویسے ہی عوام ہوتے ہیں۔ جس دور میں حاکم نیک دل انصاف گر اور شریف ہوں گے اس دور کے عوام بد باطن، ظالم اور کمینے نہیں ہو سکتے۔ استثنا کو چھوڑ دیجئے عام طور سے یہی بات ہوتی ہے۔ اسی لیے حکام کو ہر اعتبار سے معیاری اور اونچا ہونا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو ایک جملہ میں یوں ادا فرمایا ہے:

النَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ یعنی لوگ اپنے بادشاہوں کے طور طریقہ پر ہوا کرتے ہیں۔ اس ایک جملہ کی تشریح کے لیے دنیا کا پورا دور حکمرانی پیش کیا جا سکتا ہے مگر اس وقت ہم اموی دور خلافت کے حکمرانوں کے بارے میں ایک تاریخی حقیقت پیش کرتے ہیں۔

"ولید کے زمانہ میں جب لوگ ملتے تو آپس میں تعمیرات اور جاگیروں کے بارے میں سوال کرتے، اس کا بھائی سلیمان شادی بیاہ اور کھانے پینے میں آگے تھا اس کے زمانے میں لوگ شادی اور باندیوں کے بارے میں آپس میں سوال کرتے اور جب حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنائے گئے تو لوگ جب آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے کہ آج کل تم کیا وظیفہ پڑھ رہے ہو، تم کو قرآن کتنا یاد ہے قرآن کب اور کتنے دن میں ختم کرتے ہو اور مہینہ میں کتنے روزے رکھتے ہو (العیون الحدائق)

یعنی جس زمانہ میں جیسی ذہن و مزاج کا خلیفہ ہوتا تھا لوگوں کی باہمی ملاقاتوں میں اسی قسم کی باتیں ہوتی تھیں اور لوگوں کی نجی زندگیاں اسی کے طرز پر گزرتی تھیں۔ ہر زمانہ کی طرح آج بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ اب لوگ ملتے ہیں تو بلیک کی ملاوٹ کی، اسمگلنگ کی، لوٹ کھسوٹ کی اور چھینا جھپٹی قتل و غارت کی باتیں کرتے ہیں کیونکہ حکمرانوں کی زندگیاں ان ہی ہلاکتوں اور بربادیوں میں گزر رہی ہیں ظاہر ہے کہ ایسے دور میں عوام اچھے کیسے ہو سکتے ہیں۔

خلیفہ اور بادشاہ

ایک مرتبہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ علیہ سے فرمایا کہ أملك انا ام خليفة؟ ، میں بادشاہ ہوں یا خلیفہ اس پر حضرت سلمان نے فرمایا کہ

اگر آپ مسلمانوں کی زمین سے ایک درہم یا اس سے زیادہ یا اس سے کم وصول کر کے اسے ناحق خرچ کرتے ہیں تو آپ بادشاہ ہیں خلیفہ نہیں۔

یہ سن کر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ دوسری روایت سفیان بن ابو العوجاء کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ۔ اگر میں بادشاہ ہوں تو یہ بہت بڑی خامی ہے۔ اس پر ایک صاحب نے کہا کہ اے امیر المومنین خلیفہ اور بادشاہ دونوں میں فرق ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا فرق ہے؛ انھوں نے کہا کہ

خلیفہ صحیح طریقے سے مال لیتا ہے اور صحیح طریقے سے خرچ کرتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ ایسا ہی کرتے ہیں اور بادشاہ لوگوں پر زیادتی کرتا ہے اور ایک کا مال لے کر دوسرے کو دے دیتا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔"

(طبقات ابن سعد ص ۳۰۶ ج ۳)

اسلامی خلافت نہ پرانی شہنشاہیت سے میل کھاتی ہے اور نہ ہی جمہوریت سے اس کا تعلق ہے۔ خلافت میں اللہ کی زمین پر اللہ کے بندوں کے امن و امان سے زندگی بسر کرنے اور انسانی حقوق کے استعمال کرنے کی فضا پیدا کی جاتی ہے۔ خلیفہ انسانوں کا بہی خواہ اور خادم ہوتا ہے جو صرف اللہ کے قانون کو جاری کرتا ہے اور اللہ اور اس کے بندوں کے سامنے مسئول اور جواب دہ ہوتا ہے۔ اس میں ذاتی اقتدار یا قومی اور جماعتی اقتدار کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا ہے۔ خلیفہ امیر ضرور ہوتا ہے مگر ایک عام آدمی کی طرح ہر وقت اپنے کو جواب دہ سمجھتا ہے۔ اور زمین پر صرف اللہ کا نیک اور فرمانبردار بن کر رہتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف اسلام کا قاضی اور داعی بنا کر روانہ فرمایا تھا۔ حضرت معاذ یمن میں تھے کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اور خلافت صدیقی کا دور آ گیا حضرت معاذ حج کے موقع پر یمن سے مکہ مکرمہ آئے کہ اس سال امیر الحج حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت معاذ بن جبل اس حال میں یمن سے مکہ آئے کہ ان کے ساتھ بہت سے مسلمان اور غلام تھے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ ابو عبد الرحمان! یہ غلام کس کے ہیں؛ حضرت معاذؓ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا یہ تم کو کہاں سے ملے؛ حضرت معاذؓ نے جواب دیا کہ مجھے ہدیہ میں دیئے گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم میری بات مانو اور ان سب کو حضرت ابو بکر کی خدمت میں بھیج دو اگر امیر المومنین ان کو تمہارے لیے اچھا سمجھیں گے تو پھر یہ سب تمہارے ہوں گے۔ حضرت معاذ نے کہا کہ میں اس بارے میں آپ کی بات نہیں مان سکتا۔ جو چیز مجھے ہدیہ میں ملی ہے، میں اسے حضرت ابو بکر کے پاس کیوں لے جاؤں؛

جب رات کو حضرت معاذ بن جبل سوئے تو خواب میں دیکھا کہ میں آگ کی طرف گھسیٹا جا رہا ہوں اور حضرت عمر میری کمر پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ صبح اٹھ کر حضرت عمرؓ

باقی ص ۲۴ پر

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

نعت

کام آئے نہ مرے اشک نہ میرے نالے
حرم پاک میں پہنچے ہیں مقدر والے

میں کہ ہوں منتظرِ دید بڑی مدت سے
لوگ کس شان سے طیبا میں ہیں ڈیرے ڈالے

گلِ مقصود سے بھر جاتا ہے سب کا دامن
تو بھی دربارِ رسالت سے مرادیں پالے

حشر میں تجھ کو پکاریں سبھی مدّاحِ رسولؐ
ذکرِ سرکارؐ سے آئینۂ دل چمکالے

زندگانی کا بھروسہ نہیں کوئی حافظ
آخری سانس اسی پاک فضا میں جالے